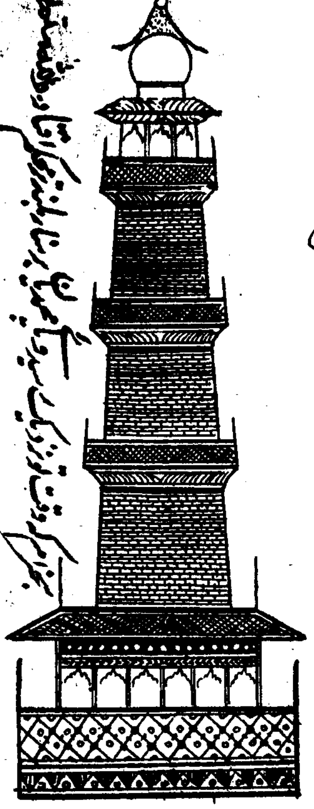


رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

انہ اٰوی القریہ

الحکم

دوا ہمی شفا ہمی غرض دارالامان بینی	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ (۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ع

نمبر ۸ | دارالامان قادیان مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۳ محرم سنہ ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

ایک ضروری اور نہایت ہی ضروری گذارش

ایک بار ضرور پڑھ لیں

الحکم کا ہر خریدار ازرہ کرم میری اس گذارش کو ایک مرتبہ ضرور پڑھے کیونکہ اس پر عمل کرنے سے بہت سا وقت اور خط و کتابت کا صرف بچ رہے گا۔

اسمینے بارہا الحکم کے ذریعہ اپنے کرمفرما ناظرین کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی ہر قسم کی خط و کتابت میں جو اخبار کے متعلق ہو اپنی خریداری کا نمبر رجسٹر درج کردیا کریں مگر اکثر اسکی پروا نہیں کیجاتی۔ اسلئے آئندہ کیلئے یہ بخوبی یاد رکھیں کہ جس خریدار کے خط پر نمبر رجسٹر خریداری درج نہ ہوگا۔ مطبع اسکی تعمیل نہ کرنے پر مورد الزام نہ ٹھیرایا جاوے۔ مطبع معذور ہوگا کہ اسکی تعمیل نہ کرے۔ یہ یاد رہے کہ رجسٹر ڈ ایل ہے کے لکھنے کی حاجت نہیں بلکہ وہ نمبر دینا چاہئے جو حیث پر نام کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔

۲۔ تا ہمیں لکھ کر معاملہ کی غلط فہمیوں سے بچانے اور مطبع کو ان مشکلات اور حساب کی سہولت اور درستی کی خاطر یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ جس خریدار کی اشتہار یا مطبع ذاتی طور پر اوس کی خوش معاملگی سے واقف ہو اور پسند کرے تو قیمت پیشگی وصول نہوگی اس کا نام رجسٹر خریداران سے خارج کردیا جاوے۔ پس جن صاحبان کے ذمہ بقایا سابقہ ہے یا اس سال کا چندہ باقی ہے اگر وہ کوئی اطلاع اس امر کی نہ دیں گے کہ فلان وقت انکی قیمت وصول کی جاوے تو مطبع ہر وقت بذریعہ وی پی اپنے قیمت وصول کرنیکا مجاز ہوگا پھر وہ اگر انکار کریں گے تو ہرجانہ وی پی ان سے لیا جاوے گا اور اخبار ان کے نام بند کردیا جاوے گا۔ اس لئے مطبع کی طرف سے وی پی جاری ہو رہے ہیں لیکن واپس کنندوں کے اخراج نام کا عملدرآمد یکم اپریل سے ہوگا۔ اس سوا کسی دوسری اطلاع کی ضرورت نہ ہوگی۔ جس صاحب کو حساب میں کوئی شبہ ہو وہ وی پی بہامانت رکھ کر فیصلہ کر سکتا ہے۔

۳۔ مطبع کی جدید الطبع کتابوں کے لئے محض اس بنا پر کہ اکثر خریداروں نے بارہا خواہش کی تھی کہ ان کے نام ہر شایع شدہ کتاب بذریعہ قیمت طلب بھیجی جاوے ؟ یہ انتظام کیا گیا ہے کہ چونکہ ہر کتاب عموماً اس قدر چھاپی جاوے گی جسقدر اس کے خریدار ہوں گے بعض صورتوں میں کچھ زاید چھپیگی اسلئے جو صاحب اس سلسلہ میں شریک ہونا چاہیں وہ بڑی خوشی سے اطلاع دیدیں تاکہ اون کی سہل انگاری سے مطبع ان کو خریدار سمجھ کر اور پھر وہ کتاب واپس کریں یا مطبع پر اعتراض۔ جن احباب نے آج تک اطلاع دیدی ہے ان کے نام کے سامنے یہ نوٹ کرلیا ہے۔

۴۔ **تفسیر القرآن** ماہواری سلسلے کے تین نمبر شایع ہوچکے ہیں اور ان خریداروں کے نام جو پہلے سے درج رجسٹر تھے ۱۲؍ کا وی پی بھیجا گیا ہے بعض نے بجائیکہ پہلے دو نمبر اون کو پہنچ چکے ہوئے ہیں یہ وی پی پیکٹ واپس کیا ہے وہ براہ کرم ۸؍ پہلے دو نمبروں کی قیمت از خود بھیجدیں۔ جن احباب نے قیمت سالانہ دی ہوئی ہے ان کی قیمت اس ماہوار سلسلہ میں وضع ہوگی۔ چونکہ فروری کی اشاعت سے تقطیع بدل دی ہے اور دوسری جلد شروع ہوگی درستی حساب کے لئے پچھلا حساب صاف کردیا گیا ہے۔

۵۔ بارہا اطلاع دیگئی ہے کہ تفسیر القرآن کے دوسرے پارہ کے اگر اوراق باقی کسی شخص کو نہیں پہنچے وہ منگوالے۔ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اخیر مارچ ۱۹۰۵ء کے بعد پھر کوئی شخص اعتراض کریگا کہ مجھے نہیں ملے تو مطبع ذمہ وار نہوگا۔ (بشرطیکہ وہ الحکم کا خریدار نہو) اپنی طرف سے میں اوراق سب کو دیچکا ہوں۔

۶۔ اخبار کی عدم رسید کی شکایت اس ہفتہ کے اندر آوے جس ہفتہ کا اخبار ہے اس کے بعد یہ عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔ اور اگر متواتر کسی کو دو چار نمبر نہ پہونچیں تو براہ راست اپنے ڈاکخانہ کے اعلیٰ افسر کو شکایت کرے۔

۷۔ اخبار یا اس کے کارخانہ کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت محب یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک الحکم قادیان کے نام سے ہو۔ اور اخبار کی قیمت کے ہمراہ دوسرے فنڈز کی رقوم ہرگز نہ بھیجی جاویں بعض اوقات حساب میں غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ کوئی خط اور تفصیل ساتھ نہو۔

خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

اطلاع۔ افریقہ سے کسی شخص کا ایک روپیہ دفتر الحکم میں کسی کتاب کیلئے اگست گذشتہ میں بھیجا جانا ظاہر کیا گیا ہے مگر اس خط پر کوئی پتہ پڑھا نہیں جاتا وہ صاحب اطلاع دیں یعنے اپنا مفصل پتہ اور نام کتاب لکھیں۔

ایڈیٹر

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

سید امیر علی شاہ صاحب کے الہامات و مکاشفات

۲۸ جنوری ۱۹۰۵ء۔ ایک رویا مین دیکھا کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہین کہ کہ ہر فرد بشر سب ہی گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا پر زور دیتا ہے۔ اسوقت یہ دعا کی انت ولی فی الدنیا والاخرہ توفنی مسلما والحقنی بالصلحین۔ اس کے بعد بیدار ہو کر بعد تہجد درود شریف پڑھتے ہوئے دیکھا کہ حضرت حجۃ اللہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار ہے الہام ہوا۔ قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ پیر صدیق اکبرؓ نے فرمایا واذکروا اللہ ذکرا کثیرا

۲۹ جنوری ۱۹۰۵ء۔ درود شریف بعد تہجد پڑھتے ہوئے غنودگی مین آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت امام الزمان کے بیت الذکر مین آپ سے باتین کرتے ہوئے پایا۔ اتنے مین غیب سے آواز آئی کہ یا خیر البشر تجلیات الٰہیہ کا ظہور رجلوہ فرما دربار ہونیوالا ہے۔ ظہور رہا۔ میری التجا پر آواز آئی۔ گر بکدم ازسوئے طلب کوئے من آئی۔ ناصد قدم ازسوئے طلب کوئے تو آیم۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ ربنا انزل علینا نورا مبینا۔

۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء معمولاً دربار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الدعا مین دیکھا۔ خاتم الاولیا حضرت مسیح موعودؑ نے اتقا و طہارت پر تقریر فرمائی اور ان اللہ یحب المتقین سے استدلال کیا۔ بعد نماز فجر مسجد سے مکان کو آتے ہوئے الہام ہوا۔ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین

۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء۔ ایک عجیب رویا کے بعد بیدار ہو کر تہجد پڑھ کر درود شریف پڑھ رہا تھا کہ بیت الدعا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا الہام ہوا کہ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ اس کے بعد بزبان حضرت صدیق اکبرؓ الہام ہوا۔ اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون۔

یکم فروری ۱۹۰۵ء

رویا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند پہاڑ پر دیکھا حضرت حجۃ اللہ بھی وہان پہونچے۔ اور تقویٰ و طہارت پر آپ نے وعظ فرمایا۔ طالوت ... پایا۔

۲ فروری ۱۹۰۵ء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت الدعا مین پایا اور الہام ہوا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

۳ فروری ۱۹۰۵ء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصےٰ مین دیکھا۔ حضرت حجۃ اللہ کے سلام کے جواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیکم السلام اے مامور من اللہ۔ پھر دیکھا کہ تجلیات الٰہیہ کا ظہور ہوا تو مین سجدہ مین گر گیا الہام ہوا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا

۴ فروری ۱۹۰۵ء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد یہ الہام ہوا۔ والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما۔

۵ فروری ۱۹۰۵ء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد یہ الہام ہوا۔ ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا پھر یہ الہام ہوا۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون

۶ فروری ۱۹۰۵ء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تقویٰ اور صحبت صادقین پر وعظ کرتے دیکھا۔ جس سے بہت متاثر ہوا۔ بیدار ہوا تو زبان پر واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین

۷ فروری ۱۹۰۵ء۔ بدستور سابق زیارت آنحضرت سے مشرف ہوا۔ اور یہ دعا کرتا بیدار ہوا۔ اللھم اکرمنی بالعلم والعلم والعقل والفھم

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت قدرے ناسازی پائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب نصرۃ الحق کی تصنیف مین عموماً مصروف رہے۔ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کچھ خاص سنت اللہ ہے کہ جب کبھی کوئی تصنیف شروع ہوتی ہے تو عموماً آپ کی طبیعت نصیب اعدا ناساز ہوتی ہے اور اسی ناسازی طبیعت مین وہ حقایق و معارف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہین کہ جو پہلے دیکھے یا سنے نہین ہوتے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور تعلق کا جو حضرت حجۃ اللہ سے ہے پتہ لگتا ہے اور تائید الٰہی کا ثبوت ملتا ہے ناعاقبت اندیش مخالف اس حال کو دیکھ نہین سکتے لیکن یہان کے رہنے والے ان حالات کو مشاہدہ کرتے اور ایمان مین ترقی اور لذت پاتے ہین۔

خاندان رسالت خدا کے فضل و کرم سے بخیریت ہے

۲۔ بزرگان ملت بھی خدا کے فضل و کرم سے تندرست اور خدمت دین مین مصروف ہین حضرت حکیم الامۃ کی صحت الہام الٰہی کے بعد یوماً فیوماً ترقی پر ہے الہم زد فزد آمین۔

۳۔ مولوی سید محمد احسن صاحب بدستور امروہہ مین تشریف رکھتے ہین۔

۴۔ موسم کی حالت بدستور سابق ہے البتہ شدید سردی اور خنکی اب نہین رہی جو موسم کی طبعی حالت کے موافق کم ہونی چاہیے تھی تاہم ان ایام کی معمولی سردی کے بالمقابل سردی زیادہ ہے۔ ۷ اور ۸ مارچ ۱۹۰۵ء کو اچھی بلکہ بہت بارش ہوئی اولے بھی پڑے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے

۵۔ دار الامان مین موسمی عوارض کے ساتھ پلیگ کی چند واردات بھی ہوئی ہین اس مرتبہ بچے عموماً پلیگ سے ہلاک ہوئے ہین۔ غیر معمولی سردی بھی ان وارداتون کے اسباب مین معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے اور ہم سب کو توفیق دے کہ حضرت حجۃ الاسلام کی وصایا اور نصایح پر عمل کرنے کے قابل ہون۔ اور اسطرح پر اس زہر کا تریاق بہم پہونچا سکین آمین

۶۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا خرچ سال رواں کے لئے سات ہزار چھ سو روپیہ تخمینہ ہوا ہے جسکی ذمہ دار اخلاقی طور پر احمدی قوم ہے اور انشاء اللہ العزیز امید کیجاتی ہے کہ وہ اپنے سکول کی موجودہ حیثیت اور وقعت کو قائم رکھنے کی طرف پوری توجہ کریگی۔

درخواست دعا

مولوی غلام قادر صاحب ملسیان ضلع جالندھر سے اور پیر برکت علی صاحب موضع ٹل ضلع گجرات سے لکھتے ہین کہ ان کے گاؤن مین پلیگ ہے احباب اپنی جماعت کی حفاظت کیلئے دعا کرین

سلسلہ عالیہ احمدیہ اخبار آمین

ایک بے لوث رائے

معزز ہمعصر اردو اخبار لاہور نے اپنی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کی تازہ ترین اشاعت مین حضرت اقدس کے کرشن اوتار ہونے پر ایک مختصر معنی خیز بحث کی ہے، جو ہمعصر موصوف کی نیک نیتی بے تعصبی اور ملکی خیر سگالی کی ایک دلیل ہو سکتی ہے مین ناظرین الحکم کے فائدہ کیلئے بلاکم و کاست جناب دیتا ہون۔

ایک نیک تحریک

اگرچہ ہمارے دیکھنے مین تو نہین آیا۔ مگر ایک لوکل اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ جناب مرزا قادیانی کی طرف سے ایک طول طویل اشتہار پچھلے دنون لاہور کی دیوارون پر چسپان کیا گیا تھا۔ جس مین کرشن ہونے کے نبی ہونے پر زور دیا گیا تھا۔ اور پہر اس دعوے کا ثبوت قرآن مجید مین سے دیا تھا۔ ہمین نہایت ہی مسرت ہوئی نہ اس وجہ سے کہ ایک ایسے بزرگ کی بزرگی کا ثبوت قرآن مجید مین سے دیا جاتا ہے۔ اور اہل اسلام کے ایک معتقد گروہ کا لیڈر اس دعوے کو پیش کرتا ہے جسے ہندو لوگ نہایت ہی تعظیم و تکریم کی نظر سے دیکھتے ہین۔ بلکہ اس سبب سے کہ ہندو و مسلمانون کے درمیان رشتہ اتحاد مضبوط ہونے کو ہے۔ اس سے پیشتر گورو نانک جی مہاراج کی مثال اس بارہ مین پیش کی جایا کرتی تھی۔ کہ انہین اہل اسلام بھی اسی عزت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ جس توقیر سے کہ ہندو اور سکھ یاد کرتے ہین۔ مگر اب یہ دوسری مثال بڑی بڑی خوش آئند امیدون کا منہ دکھاتی ہے۔ اگرچہ بعض کوتاہ اندیش اخبار نویس جناب مرزا صاحب کے اس اشتہار پر انہین طعنے دے رہے ہین۔ اور ان کے منہ آکر جو منہ مین آتا ہے نکال دیتے ہین۔ مگر ہم تو ان کی تعریف کئے بغیر نہ رہین گے کہ انہون نے خواہ کسی خیال سے ایک ایسے میدان مین ہندو و مسلمانون کو قدم رکھنے کی ترغیب دی ہے۔ جو انجام مین نہایت ہی مفید نتایج کا باعث بنیگا۔ ہمین یقین ہے کہ جب اہل اسلام ہندوؤن کے بزرگون کو عزت کی نظر سے دیکھین گے۔ تو ہندوؤن کو دیوانے کتے نے تو نہین کاٹا۔ کہ خواہ مخواہ اہل اسلام کے بزرگون کی شان مین خرافات بکین۔ اور جب اسطرح ایک دوسرے کے پیشواؤن کا وقار اور اعزاز مد نظر رکھے گا۔ تو وہ رنجشین جو ان دونون سربرآوردہ قومون کے درمیان بعض جاہلون کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہین۔ جلدی مبدل بہ اتحاد ہو جائینگی۔ ہم اسدن کا شوق سے انتظار کر رہے ہین۔ مگر جبتک دونون قومون کے معزز اور مقتدر لیڈر اس بارہ مین تقدس مآب مرزا صاحب سے سبق نہ لین۔ ہماری آرزو کا پورا ہونا محال نظر آتا ہے۔ کاش! بہی خواہ رہنمایان ملک و قوم اس نکتہ کیطرف جلدی دھیان دین +

+ فٹ نوٹ۔ اس اشتہار کا مشتہر حضرت اقدس کا ایک مرید ہے ایڈیٹر

ناظرین سے پانچ منٹ

الحکم بذریعہ مشین۔ مین اس کو بھی خدا تعالیٰ کا فضل خاص سمجھتا ہون کہ میری مشین کی تجویز پر بھی خواہان الحکم مسرت کی نظر سے دیکھ رہے ہین۔ اور ہر طرح سے میری مدد کو آمادہ ہین خدا تعالیٰ انہین جزائے خیر دے مین ان سے صرف یہ اعانت چاہتا ہون کہ وہ اگست ۱۹۰۵ء تک مجھے مجوزہ ۸۰۰ خریدار یا پنجدیہ سالانہ دینے والے مہیا کر دین۔ اس سے بڑھکر اور اعانت کیا ہوگی الحکم کی تبلیغ اشاعت کا دائرہ وسیع ہوگا۔ اسکی وضخت پہلے سے زیادہ ہوگی اور اس کے مالی مشکلات مین سہولت پیدا ہو جاویگی انشاء اللہ العزیز۔ فی الحال مین ذیل مین ان کرمفرماؤن کے اسمائے گرامی درج کرتا ہون جنہون نے جدید خریدار بھیجے ہین۔ ان خریدارونکا سلسلہ نمبر ۱ سے شروع ہوتا ہے تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ کسقدر خریدار اور ہونے چاہئین۔ اگر الحکم کا ہر ایک خریدار ایک ایک ہی خریدار اور بہم پہونچا دے تو ایک ہفتہ مین یہ تعداد پوری ہو سکتی ہے۔ بہر حال ناظرین الحکم کی عالی ہمتی اور سعی کی ضرورت ہے۔

جناب مولوی عزیز بخش صاحب بی اے جو الحکم کے خاص معاون ہین اور پہلے کئی خریدار الحکم کو دے چکے ہین اس جدید سلسلہ مین فی الحال ایک (۱) خریدار بھیجتے ہین۔

جناب بابو **محمد عثمان** صاحب الہ آباد سے ایک (۲) خریدار کے نام الحکم جاری کراتے ہین۔

جناب بابو غلام حیدر صاحب قصور سے ایک (۳) خریدار بھیجتے ہین۔

جناب مولوی عبد الحکیم صاحب پورنیان (بنگال) سے ایک (۴) خریدار بھیجتے ہین۔

مولوی صاحب بھی الحکم کو کئی خریدار دے چکے ہین۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مستقل سرمایہ کی تحریک۔ میرے مکرم و مخدوم ڈاکٹر سید جلال صاحب سالی لینڈ برائے ایک تجویز و تحریک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضرورتون کیلئے مستقل سرمایہ کے متعلق بھیجتے ہین۔ مین مناسب ہوا تو اگلی اشاعت مین اسے چھاپ دون گا۔ انشاء اللہ۔ میری اپنی رائے ہے کہ تجویز بہت ہی قابل قدر اور اکابران ملت کے لئے خاص غور کے لائق ہے۔

علمائے اسلام کی خدمت مین عرض

اے علمائے اسلام یہ خاکسار آپ لوگون سے ایک مسئلہ کی تحقیق چاہتا ہے جس کی نسبت آجکل بہت کچھ بحث مباحثے ہو رہے ہین اگر آپ اسمین ضد اور تعصب کو چھوڑ کر محض نیک نیتی اور حق پسندی سے جواب دین تو کیا عمدہ بات ہے۔ کہ اعانت اسلام سے آپ لوگ خدا کے نزدیک ثواب حاصل کرین اور طالب حق آپکی ذات سے فیضیاب ہو کر اپنی مراد کو پہونچے وہ مسئلہ یہ ہے کہ دنیا مین جو مجوس ہنود وغیرہ قومین آباد رہ چکین یا ہین یہ بھی اہل کتاب کیطرح ابتدا مین کوئی آسمانی کتاب اور رسول رکھتے تھے یا نہین۔ اور جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ ہنود و مجوس وغیرہ اقوام کی طرف ابتدا مین رسول آئے ہین۔ مگر زیادہ مدت کے گذرنے کے سبب اصل تعلیم جاتی رہی جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا حال ہے تو کیا اس قسم کے اعتقاد والے کو شرعاً کافر کہنا جایز ہے یا نہین پہلی صورت سے دوسرے کا بھی فیصلہ ہو سکتا ہے مگر اس کو اس واسطے زیادہ کیا جاتا ہے کہ ایسی حالت مین فتوے کفر کی حقیقت کیا ہے راقم ذیل مین اپنی تسلی کیلئے اس خیال کو بھی ظاہر کر دیتا ہے کہ جو صاحب اس بارہ مین جواب لکھنا چاہین وہ میری اس تقریر کا لحاظ رکھین کہ راقم ہر قوم اور ہر مذہب مین رسولون کا ہونا تسلیم کرتا ہے بموجب آیت وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ لہذا مجیب مخالف کو جواب کو نہین ماننا آیۃ مذکورہ کا خیال رہے نیز شیخ الاسلام شرح صحیح بخاری کتاب الجزیہ مین زیر شرح اس حدیث کے کہ لم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شہد عبد الرحمٰن بن عوف ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخذھا من مجوس ھجر۔ اسطرح لکھا ہے باید دانست کہ گرفتن جزیہ از مجوس باعتبار بودن ایشان است از اہل کتاب چنانچہ روایت کردہ آن را شافعی و عبد الرزاق وغیرہ ایشان باسناد حسن از علی رضی اللہ عنہ بودند مجوس از اہل کتاب کہ میخواندند آنرا و اہل علم کہ درس میکردند آنرا پس شراب خورد امیر ایشان واُفتاد بر خواہر خود۔ پس چون صبح کرد طلبید اہل طمع را و بخشش کرد بر ایشان وگفت بود آدم کہ تزویج میکرد اولاد خود دختران خود را پس اطاعت کردند اہل طمع او را وکشت کسے را کہ مخالفت کرد پس محو شد

کردہ شد بر کتاب ایشان و بر دلہائے ایشان پس باقی نماند نزد ایشان چیزے۔

ایسا ہی موضح القرآن مین لکھا ہے مجوس آگ پوجتے ہین اور ایک نبی کا بھی نام لیتے ہین معلوم نہین پیچھے سے بگڑے ہین یا سرے سے غلط ہین یہ الغرض اس قسم کی نوشتین اس اعتقاد کی موید ہین جو خاکسار نے درج کیا اس مسئلہ مین مین غلطی ہے تو واقفان شریعت اسلام پر واجب ہے کہ اپنے دینی بھائی کو اس غلطی سے کسی معقول دلیل کے ساتھ مطلع کیا جاوے اور اگر مین حق پر ہون تو مجھے کافر کہنے والے بھائی کی ہمدردی فرماوین اور اس مسئلہ کو مدلل بیان کرکے فلاح دارین حاصل کرین۔

بذریعہ اخبار البدر یا الحکم قادیان فریقین اس مسئلہ کی تحقیق دیکھ سکتے ہین جو صاحب اس قسم کے مضمون کو ان اخبارون مین بوجہ غیر احمدی ہونے کے درج نہین کرا سکتے وہ بذریعہ سراج الاخبار جہلم اپنی تحقیق ظاہر فرماوین۔

راقم ایک طالب حق خریدار الحکم ع ۹۔

ایڈیٹر الحکم۔ اگر اس مسئلہ پر غیر احمدی علماء متانت اور معقولیت سے قلم اٹھائین اور میرے پاس بغرض اندراج مضمون بھیجدین گے تو مین اسپر مناسب ریمارک کرکے انشاء اللہ درج کر دون گا۔

الوصیت اور پنجہ فولاد

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین جو اشتہار الوصیت کے نام سے شایع ہوا ہے اسپر معزز ہمعصر پنجہ فولاد رقمطراز ہے

مرزا صاحب قادیانی کو ایک تازہ کشف

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعئے مسیحیت و مہدویت نے ۲۳ فروری کے الحکم مین الوصیت کے عنوان سے اپنا ایک تازہ کشف جو انہین ۲۶ فروری کی رات کو ۴ بجے ہوا ہے لکھا ہے۔ اس کشف مین کسی نئے دعوے یا کسی کی نسبت کوئی پیشگوئی نہین ہے بلکہ یہ کشف پند و نصیحت سے بھرا ہوا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہین کہ مینے دیکھا کہ در ذاک موتون سے عجیب طرح ہر شور قیامت برپا ہے۔ میرے مونہہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے کہ مین بیدار ہو گیا۔ مرزا صاحب نے اس کشف کے ضمن مین جو نصیحتین کی ہین۔ وہ ضرور قابل عمل ہین۔ آپ لکھتے ہین۔ دوستو اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کیلئے نہایت

مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقوے کے اور کوئی کشتی نہین۔ اب دکھہ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو اور راستی مین محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقوے کی راہ مین پورے زور سے کام لیکر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہین جو صرف مذہب اس بات کا نام رکھتے ہین۔ کہ محض زبان کی چالاکیون پر سارا دار و مدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آرہے ہین کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسے سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا مین نہین آئے۔ ان چالاک لوگون کی پیروی مت کرو۔ جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہین۔ جو دوسرون کو خدا کی طرف بلاتے اور آپ اس سے دور ہین۔

اس پر معزز اخبار عام لکھتا ہے۔

خوف طاعون۔ بہر حال ہفتہ ہذا مین کل ہندوستان مین ۳۱ ہزار ۵۳ کیس، اور ۲۷ ہزار ۸۳۷ فوتیان۔ یہ اعداد تقلیل ہے لیکن قابل شکر ایز دتعالےٰ ہے۔ ادھر میرزائے قادیانی تقدس مآب سخت خوف دلاتے ہین اور بذریعہ اشتہارات کے عوام الناس کو ڈرا رہتے ہین کہ ابھی کیا ہے اور بھی سخت طاعون آنے والا ہے وہ قہر خدا کیسا تباہ کنندہ ہوگا۔ اور فرماتے ہین کہ تقوے کرو تقوے کرو تقوے کرو۔ وہ فرماتے ہین کہ طاعون پڑنے کی پیشگوئی ۲۶ سال پہلے براہین احمدیہ مین کر دی تھی وہ آج کئی سال سے پوری ہو رہی ہے اور اب کہتے ہین کہ یہ کیا ہے۔ یہ تو آنیوالے قہر خدا کے سامنے کچھ بھی نہین ہے وہ بہت سختی سے نازل ہوگا۔ اس اعلان کے مضمون پر کچھ کہنا فضول ہے۔ اس سے یہ مطلب نہین نکل سکتا ہے کہ تقدس مآب مرزا صاحب اپنے پیروان اور مریدان باوقار کی تعداد کو بڑھانا چاہتے ہین۔ مقدمات گذشتہ کے نتیجہ خاطر خواہ پر بھی بیتا فخر سمجھا جاوے روا ہے۔ بعض لوگ اسکو بھی قتل لیکھرام سے کمتر پایہ کا معجزہ نہین سمجھتے ہین خصوصاً جبکہ انکو خواہ مخواہ تکلیف دینے والے منصف حاکم نے بھی طرح طرح کی تنبیہ اپنی کرنی کا پھل پایا تھا وہ حکام بالادست کیطرف سے تھا کہ جسمین کچھ چون و چرا نہین ہو سکتی ہے۔

سردار محمد ابراہیم خانصاحب کے نام خط

وہ تو شان اپنی دکھا دیتا ہے ہر ایک بات مین
پیر اگر دیکھو نہ سمجھو تو قصور اپنا نظر ہے

مکرمی جناب خانصاحب السلام علیکم ورحمتہ و برکاتہ

آج ۲۱ جنوری کو آپ کا رجسٹرڈ خط پہونچا کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی امید ہے کہ آپ بخیریت ہون گے مجھے پختہ امید تھی کہ آپ ۱۴ جنوری کے الحکم کو پڑھکر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ جاینگے۔ مگر آپ کے عنایت نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے ایک مشغلہ سمجھا ہوا ہے اگر یہی ہار جیت کا خیال دامن گیر رہا تو سوائے تضیع اوقات کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہین ہوگا افسوس تو اس بات کا ہے کہ آپ نے میرے بار بار کے لکھنے پر بھی تمسخر ایسے بد طریق کو ترک نہین کیا۔ ہان مین کوشش کرون گا کہ آپ کے خط کے استہزائیہ مقامات کو بے جواب چھوڑ دون آپنے جو اپنے درفع کے ترجمہ) برداشت کے جواب مین (گلستان) کی حکایت کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد وگفت کہ فلان دشمن ترا خدا عزوجل برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا فرو خواہد گذاشت)

پڑھکر ایک مزید عریضہ کے بعد کرنا کے دو تین اشعار کی تشریح طلب کی ہے۔ مین نہین سمجھ سکتا کہ آپ ان اشعار کی تشریح سے کیا فایدہ اٹھائین گے اگر بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو ان مین سے زیادہ غور کے قابل تو مصرعہ۔ کہ عرش مجید ش بود متکا اور شعر سوار جہانگیر یکران براق۔ کہ بگذشت از قصر نیلی رواق۔ ہی ہے۔ اگر آپ اس ذریعہ شعر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کشفی حالت کو ظاہری اور جسمانی گذ ثابت کرنا چاہتے ہین تو پھر آپ کو اپنے اس استدلال کے مطابق اس بات کو بھی ماننا پڑے گا۔ کہ نوشیروان اور اس کا دشمن بھی اسی دنیوی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہین دیگر آپنے لکھنے کو تو لکھ دیا کہ میرے رسالہ مین حضرت عیسی علیہ السلام اور امام مہدی آخر الزمان کے جو حوالہ جات درج ہین وہ قرآن اور کتب احادیث کے مطابق ہین"

مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ آپکے رسالہ مین کوئی بھی ایسی آیت نہین کہ جسمین کسی اسرائیلی اور موسوی مسیح کا دوبارہ آنا بیان کیا گیا ہو اس موقعہ پر اگر آیت وعد اللہ الذین آمنو منکم وعملو الصلحت لیستخلفنہم کما استخلف الذین من قبلہم کا حوالہ دیتے تو واقعی ہمین ماننے مین کوئی عذر نہ ہوتا اب مین چاہتا ہون کہ باقی باہمی تحریر کو قولہ اور اقول کے طریق سے بدل دون

قولہ۔ آپ لوگون کے پیر مرزا صاحب قادیانی نے جناب رامچندر جی کرشن جی اور گرو نانک صاحب کو نبی بیان کیا ہے۔ ... حالانکہ مذہب موخر الذکر مین شراب خوری وغیرہ الخ

اقول۔ آخر اس اعتراض اور تعجب کی کوئی وجہ بھی تو پیش کرنی چاہیے تھی کیا اہل ہنود کا پیدا کنندہ نعوذ باللہ کوئی اور ہے۔ خان صاحب کا کوئی حق نہین کہ وہ اس قسم کا اعتراض اور تعجب کرین پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیون کی اسمائے مبارک کی ایک فہرست تو شایع کرین پھر اگر انکی شایع کردہ فہرست مین رامچندر جی وغیرہ کا نام نہ آیا تو اس حالت مین ہم ان کے اعتراض کو وقعت دینے کے قابل ہو سکین گے۔ مجھے تو خطرہ ہے کہ جہان آپنے شراب خوری وغیرہ کا حوالہ دیکر اعتراض کیا ہے وہان آپ نصاریٰ کے موجودہ طریق عبادت کو دیکھکر کہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اور نبوت پر بھی اعتراض کر دین۔

قولہ۔ اور مرزا صاحب قادیانی نے جو آپ لوگون کو دھوکے مین ڈالدیا ہے کہ اگر مین جھوٹے دعاوی پر ہوتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس چوبیس سالہ عرصہ مین زندہ نہ چھوڑتا الخ

اقول۔ مجھے خان صاحب کے اس اعتراض پر صرف افسوس ہی نہین ہوا بلکہ رنج بھی ہوا ہے یہان پر انہون نے آیت ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی بھی کچھ پرواہ نہین کی۔ اگر ان کو قرآنی معیار پر اطلاع نہین تھی تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفین کی رات دن کی منصوبہ بازیون کو ہی دیکھکر فیصلہ کر لیتے کہ کیا وجہ ہے کہ باوجود مخالفت شدیدہ کے بھی یہ سلسلہ ایک غیر معمولی ترقی کر رہا ہے مگر ہمارے معترضین کو اتنی بصارت ہی کہان نصیب ہے کہ وہ اس سے دیکھکر منصفانہ فیصلہ کر سکین معلوم نہین ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار اور اخبار اہلحدیث اس معاملہ مین کیون خاموش ہین کم از کم ایمانداری سے وہ اتنا ہی بتا دین کہ گورداسپور کی مقدمات کا انجام الہامات کے مطابق اور ماتحت ہوا ہے یا نہین۔ اگر ان دونون صاحبون کے نزدیک ایک الہام بھی منجانب اللہ نہین تو وہ آیت ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کے اثر سے کیون بچ رہا۔ مین خانصاحب کو یہ بھی بتا دیتا ہون کہ فرعون اور شداد کے بیہودہ اور متکبرانہ دعاوی کا حوالہ غلط اور سراسر مغالطہ ہے اسلئے کہ ان کا دعوے خود ساختہ افترا پر ہی جو اون کا انجام ہوا وہ آپکے بھی عیان ہے پوشیدہ نہ ہوگا۔

قولہ۔ اگر مرزا غلام احمد صاحب سرغنہ جماعت معروف احمدیہ کے راستباز عالم ہوتے تو وہ بھی مانند حکیم سنائی مصنف نام...... کے کوئی دینی مسایل اور دینی تعلیم مین یادداشت چھوڑ جاتے الخ نہ کہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے دعاوی کے پیچھے پڑے رہتے

اقول خان صاحب کے اس اعتراض سے ان کی اپنی ہی قرآن دانی اور دینی معلومات کی ساری قلعی کھل گئی گویا ان کے نزدیک ابھی دین کی تکمیل نہین ہوئی۔ اگر وہ سچ مچ کسی ترمیم کی آرزو رکھتے ہین تو مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے عقاید اور انکی مرمہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو معطوف کرین۔ ہمارے مخالف مولویون مین سے کیا کوئی یہ بتا سکتے ہین کہ جس غرضی مسیح کی ان کو امید لگی ہوئی ہے وہ دوبارہ آکر نام حق ایسے نام اور مشہ. ان کی کوئی کتاب شایع کریگا۔ نہین ہرگز نہین۔ ہان احادیث مین جس سچے مسیح کا ذکر ہے وہ اسوقت موجود ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ منصب کو بخوبی انجام دے رہا ہے جس کا ذکر خیر آپنے بھی اپنے رسالہ کے صفحہ ۲ دو پر کیا ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح موعود کو حدیث مین **سلطان القلم** کہا گیا ہے۔ باقی آپ کا یہ اعتراض کہ صرف مسیح کی وفات کے ہی پیچھے پڑے ہوئے ہین کسی پہلو سے بھی ٹھیک نہین مین نے تو یہ کبھی نہ سنا کہ آپنے قرآن کو پڑھتے ہوئے آیات انی متوفیک اور فلما توفیتنی کو چھوڑ کر ناتمام چھوڑ دیا ہو۔ مین امید کرتا ہون کہ آپ آیندہ اپنے اور خاکسار کے قیمتی وقت کا ضرور خیال رکھا کرین گے۔

خاکسار محمد حسین مسافر

اس خط کے متعلق اسقدر ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سردار محمد ابراہیم خانصاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ایک مختصر پمفلٹ فارسی زبان مین لکھا تھا میرے پاس بھی بھیجا تھا مین اسے آجتک نہین دیکھ سکا۔ میرے مکرم بھائی احمدی مسافر کے ساتھ انکی خط و کتابت ہوئی ہے اور مسافر نے ذیل کا خط لکھا ہے جو ناظرین کی دلچسپی کیلئے چھاپ دینا مناسب سمجھا گیا ہے خصوصاً اس لئے بھی سردار صاحب نے اپنا خط بھی کسی اخبار مین چھپوا دیا ہے

ایڈیٹر

دشمنون مین پھوٹ

(نمبر ۲)

سب مین مشتاق زیارت رخ سے الو تو تھا،
اک زمانے کو تمہاری حسرت دیدار ہے

مین امرتسر کے مولوی فاضل ایڈیٹر اہلحدیث کو ہمیشہ یہی کہتا رہا کہ آپ حد سے بڑھا ہوا ہوردین اور اپنی فی الواقع غلطیون کو اعتراف کرتے ہوئے اپنی اصلاح کرلین تو بہتر ورنہ آپ کا بظاہر اسلام کا حامی کہلانا اور حقیقت مین اسکی پاک تعلیم پر کاربند نہ ہونا کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہین کریگا لیکن افسوس کہ میری شفیقانہ رائے کی پورا قدر نہ کیگئی خود تو مولوی فاضل صاحب نے بڑی کوشش کی ہے کہ جسطرح ہو سکے وہ ڈھکے ہی رہین مگر مین دیکھتا ہون کہ ان کے ایک منصف مزاج اور دلی دوست مقام آگرہ نے حسب ذیل طریق سے ان کے نقاب کو الٹ دیا ہے امید ہے کہ ناظرین الحکم اہلحدیث آکی زیارت سے مشرف ہوکر ایڈیٹر ہمدرد آگرہ سے شکرگذار ہونگے۔ ایڈیٹر

حشر مباحثہ نگینہ اور اخبار اہلحدیث امرتسر کی کلہ درازی

(منقول از رسالہ ہمدرد اسلام آگرہ)

ناظرین رسالہ ہمدرد اسلام آگرہ کو معلوم ہوگا کہ ہمنے گذشتہ اشاعت ماہ شوال المکرم مین بہ تمنا و خواہش جناب حکیم محمد مرتضیٰ علی صاحب نگینوی کے رکوب السفینہ فی مناظرۃ النگینہ پر منصفانہ رائے کا اظہار کیا تھا کہ جسکو منصف مزاج حکیم صاحب موصوف نے بنظر ایمانداری تسلیم فرماکر آیندہ کیلئے احتیاط کا اعتراف کرکے رنج کو دفع کر دیا تھا مگر ڈاکٹر ثناء اللہ امرتسری کے پیٹ مین حکیم صاحب کا انصاف دیکھکر چوہے قلابازیان کہانے لگے اور بیچارے غریب کا پیٹ پہولکر کپہ ہوگیا اور باد مخالف یا مخالفت کا گولہ باد فرنگ کیطرح انتڑیون مین گھومنے لگا ہر چند روکا مگر رک نہ سکا۔ بات کہی تو ایسی جیسے گدھے کی لات۔ آواز نکالی تو ایسی جیسے سارا جہان نہین تو کم ہزکم ان کا سطح تو ضرور ہے فاعون حق کا گھر بیٹھائے۔ بات کیا بجز اس کے اور کچھ نہین ہے کہ کڑوا کریلا اور پیر چڑہا نیم پر پڑے نہ لکھے نام محمد فاضل نہین نہین **مولوی فاضل**۔ اب سنئے حضرت فاضل امرتسری کی فضیلت اور دانائیلمی۔ آپ اخبار اہلحدیث ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم (۱)

مین رسالہ ہمدرد اسلام کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہین۔

اہلحدیث۔ رسالہ ہمدرد اسلام آگرہ کے ایڈیٹر صاحب نے اسلامی ہمدردی کا ثبوت دینے کو مباحثہ مذکورہ (یعنی مباحثہ نگینہ) پر چند اعتراض نمبر ۱ جلد ۹ مین کئے ہین۔

رسالہ ہمدرد اسلام۔ واہ جی اڑا کا امرتسری آپ نے معرکے ہی کیا کی بننے مین کیا خوب۔ اسلامی ہمدردی تو شاید اسی کا نام ہوگا کہ آپ اور آپ کا مطیع اہلحدیث جو کچھ بھی غلطی کرے مگر اس کو حق اور ناحق مان ہی لیا جائے اگر کہین بدقسمتی سے ذرا بھی اسمین شک لایا تو فوراً اسی وقت دائرہ اسلام اور ہمدردی سے باہر آیا۔ کیونکہ اب دنیا مین سوائے آپ کے اور اسلام کا ہمدرد باقی ہی کون ہے معاف کیجئے یہ آپ ہی کا کام ہے دیکھو ہم ایسے ہمدرد اسلام نہین ہین کہ آپ کی ایسی فحش اور بیجا غلطیونکو بھی مان ہی لیا کرین یہ تھوڑا ہے کہ جو آپ باوجود اپنی اس موجودہ اور غیر قابل لیاقت کے دو ایک جگہ مباحثہ مین مقدمۃ الجیش بنگئے بوجہ اس کے کہ فریق ثانی بھی ماشاءاللہ آپ ہی جیسے کمزور لیاقت کا تھا اور یا بجانب خاموش رہے ورنہ آپ کی لیاقت اور ناحق کی زبان زوری صاف اس امر کا ثبوت دے رہی ہے کہ آپ مین ہرگز ہرگز ایسی لیاقت نہین ہے کہ جو اہل اسلام آپ جیسے لڑاکا شخص کو کسی مہذب کمیٹی یا جلسہ مین گویائی یا شرکت تا بحق دین۔ کیونکہ آپ کی خانہ جنگی اور فرقہ اخناف کے دل آزاری اور آپ کے کفر کا فتوے صاف مسلمانونکو آیندہ اس امر سے روک رہا ہے کہ آپ کسی مباحثہ مین مقدمۃ الجیش بنین۔ اگر آپ طالب ہونگے تو ہم اس کے کافی وجوہات اور آپکی بیجا غلطیان بھی نشان دے دے کر بتلاوینگی کیونکہ آپ کی لیاقت اور علمیت کو لرکے بیٹ جیسی مثال رکھتی ہے جسکو ہم ہی خوب جانتے ہین۔

اہلحدیث۔ گو وہ اصل مضمون مناظرہ کے متعلق نہین ہین تاہم چونکہ انہون نے ان اعتراضات کو شایع کردیا ہے اور جواب ان کا یہی ہوسکتا ہے اس لئے ان کی غلط فہمی رفع کرنے اور پبلک کو اصل حال سے اطلاع دینے کے لئے جواب لکھا جاتا ہے

رسالہ ہمدرد اسلام۔ اگر آپ کا ایسا منشا ہے کہ ہم آپ کے مباحثہ نگینہ کی اندرونی غلطیون سے بھی آپ کو مطلع کرین تو آئیے بسم اللہ۔ ورنہ ہم نے تو دراصل پوشیدہ غلطیونکو پوشیدہ ہی رکھکر ظاہری لباس کی غیر موزونیت پر اپنی منصفانہ رائے کا اظہار کیا تھا مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اصل مضمون کے متعلق بھی کچھ کلمات حق سننا چاہتے ہین اس لئے اگر آپ اجازت دین تو ہم طیار ہین مگر آپ کا یہ کہنا کہ "جسنے ان اعتراضات کو شایع کردیا ہے اسلئے انکی غلط فہمی رفع کرنے اور پبلک کو اصل حال سے اطلاع دینے کیلئے جواب لکھا جاتا ہے"۔ صریح اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ ہم آپکے شجرہ نطق کی اصل حقیقت بیان کرین اور آپ کی دنیا سازی اور ٹکے کمانے کے حیلے پبلک پر ظاہر کرین آپ اپنی اندرونی غلط فہمی کی تو اصلاح کر ہی نہین سکتے دوسرونکی غلط فہمی کی تو اصلاح کر ہی نہین سکتے دوسرونکی حق فہمی کو غلط فہمی ثابت کرنا تو ذرا شیری کھیر ہے اور آپ پبلک کو اصل حال سے کیا اطلاع دیسکتے ہین جبکہ خود آپ ہی کو اپنی غلطیونکا سنو ملکی علم نہین ہے۔ او خویشتن گم است کرا رہبری کند

باقی بشرط ضرورت

علمی اور انتخابی مضامین

کبھی کبھی لئے علمی اور دلچسپ مضمون دوسرے معاصرین سے منتخب ہو کر الحکم کے کالمون مین چھپ جانے بھی ضروری ہین خصوصاً ایسے مضامین جیسے اسلام اور اہل اسلام کی عظمت کا پتہ لگتا ہو سند رجہ ذیل مضمون معاصر عصر جدید لکھنؤ سے لیا جاتا ہے قدیم

علم کیمیا

یہ خیال کرکے ہم بارہا شرمائے ہین اور بہت شرمائے ہین کہ ہماری موجودہ کیمیاگری ایک بے بنیاد ہوس اور ایک نہ پورا ہونیوالی آرزو ہے جو شوق ہمین بالیوی کی طرف متوجہ کرتا ہے وہ ارمان ہین کہ ہمیشہ ہمارے کیمیاگرون کے دل ہی مین رہا اور رہیگا۔ اور جو بالکل ہمین اس وہمی آرزو کی طرف متوجہ کیا کرتی ہے وہ کبھی بجھنے والی نہین۔

کیمیاگری کے خبط مین ہمارے صدہا دوست اور بزرگ مبتلا ہین۔ انکی محنتون نے جسطرح ہمیشہ ایک ناوکی کسر رکھی ویسے ہی انکی کوششون نے انہین زندگی بھر کے لئے دین و دنیا دونون سے کھویا۔ ہم صدہا واقعات سن چکے اور سنتے رہتے ہین کہ کیمیاگری کے فریب مین پھنس کے لوگ کیسے کیسے بے وقوف بنے۔ اور انہون نے کیسے کیسے نقصان اٹھائے۔ گمر افسوس اس ہوس مین ایک شمہ برابر بھی کمی نہ ہوئی اور اس مرض استسقا والون کی پیاس کبھی بجھنے کو نہ آئی۔

مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے کیمیاگر ہمیشہ ہی اور ایسے ہی تھے یا کبھی ان کی حالت اس سے اچھی اور بہتر تھی؟ اگر اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی ہمیشہ یہی حالت تھی تو ہم ندامت کے دریا سے نہین نکل سکتے۔ اور دنیا کی ترقی یافتہ قومون کے سامنے سر نہین اٹھا سکتے۔ لیکن اگر اس کا جواب یہ ہو کہ نہین ہماری یہ بھی موجودہ ادبار نصیبی کا ایک نمونہ ہے کہ کیمیاگری کی یہ حالت ہورہی ہے۔ ورنہ ہمارے پرانے کیمیاگر کسٹری کے اصل منافع کو سمجھے ہوئے تھے اور انہون نے اس فن سے بہت کچھ صحیح نتائج حاصل کئے تھے تو البتہ ہم کچھ نظر اٹھا سکین گے۔

کیمیاگری ہماری موجودہ اصطلاح مین اس چیز سے عبارت ہے کہ کسی کو سونا یا چاندی بنانے کا نسخہ ہاتھ آجائے۔ جو ایک عنقا ہے جسنے اپنی وہمی ہستی پر ایک عالم کو گرویدہ بنالیا ہے۔ ہوس اسکے پرون کے سایہ مین پرورش پاتی ہے۔ اور طمع اس کے خیال کی پرستش کراتی ہے۔ یہی لفظ یورپ کے ملکون مین بھی ہے جسکا حکیمہ مغربی لباس پہن کے "کمسٹری" ہوگیا ہے۔ اور اس سے مراد ترقی کرنیوالی قومون مین وہ فن ہے جو انسان کو مختلف اشیاء کو لاکے اور ان کے اجزا کو نئی نئی ترکیبون سے مرکب کرکے نئی خاصیتون اور نئے تجربون کا پتہ لگانے مین مدد دیتا ہے۔ اس کی ابتدا اس سے ہوئی کہ مختلف بیتون کے عرقون کو باہم ملاکے نئے طبی مزاج پیدا کئے جائین۔ اور ترقی کے بعد یہ ہوا کہ دھاتون کا امتزاج کرکے نئے خواص دریافت کئے جانے لگے۔

یورپ نے اس مفید اور ضروری فن سے ایسے فایدے اٹھائے جو آج ساری دنیا مین نظر آرہے ہین۔ بھاپ اور برق کی سحر ناقوتین۔ تار برقی۔ ریل جہاز رانی۔ اور بہت سی کلین سچ پوچھئے تو سب اسی کی برکتین ہین۔ اور اسی فن کے ذریعے سے انسان نے محسوس طریقے پر اپنے آپ کو اشرف المخلوقات ثابت کیا ہے۔ غرض یورپ نے تو اس مفید فن سے ایسی ایسی برکتین حاصل کین۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے کیمیاگرون نے کیا کمال دکھایا۔ وہ اسی نقطہ پر رہے جس پر تھے۔ سونا اور چاندی بنانے کی ہوس مین عمرین تو عمرین قرن اور صدیان صرف کردین۔ اور فن مین ایک انچ بھی قدم آگے نہ بڑھا سکے۔ بلکہ فضول تضیع اوقات کا نتیجہ یہ نکلا کہ روز بروز بجائے آگے بڑھنے کے اور پیچھے ہٹتے گئے تنزل ہی نہین وقت اور عمر عزیز کے ساتھ انہون نے اپنے اخلاق بھی کھو دیئے نفقیری کا نام لیا۔ اور خرقہ مشایخی کو مکاری و کیادی کا جامہ بنایا۔ ظاہری صورت بے پروا اور قانع لوگون کی بنائی اور دل مین بندۂ ہوا و ہوس ہوگئے۔ اور اس سے بھی بڑھ کے یہ کیا کہ انتہا کے جعلساز۔ مکار۔ ڈاکو۔ لوٹیرے اور اول درجہ کے بدمعاش ثابت ہوئے۔ یہ ہے وہ کیمیاگری جسپر ہمارے ملک۔ ہماری قوم ہمارے بزرگون۔ اور ہمارے ولیون کو ناز ہے۔ اور جب یہ حال ہے تو بھلا کیمیا کا نام آتے ہی ہم کیون نہ شرمائین؟ اور یہ ریاکاری کی فقیری ہمین کیون دریائے ندامت مین نہ غرق کردے؟

اس کو ہم مانتے ہین کہ کیمیاگری کے فن مین سوا اس عہد کے کبھی ترقی نہین ہوئی تھی۔ اور جو کرامات و معجزات یورپ والون نے اس فن کے ذریعے سے دکھا دیے ہین کوئی قوم نہین دکھا سکی تھی۔ مگر افسوس تو یہ ہے۔ اور ندامت تو اس بات کی ہے کہ اورون نے اگر ترقی نہین کی تو بدنامی بھی نہین اٹھائی۔ اور ہم نے یہ کیا کہ اپنے اصلی ہنرون اور دیگر اخلاقی کمالون کو بھی اس فن مین پڑکے اور کیمیاگری کا نام لے کے کھودیا۔ اور جہان تک پتہ لگایا جاسکتا ہے اس بارۂ خاص مین ہم منفرد ہین۔

کیا ہم ہمیشہ ایسے ہی بدنام تھے؟ اور ہماری کیمیاگری ہمیشہ سے ایسی ہی تھی؟ مین سمجھتا ہون کہ نہین۔ ہم نے کبھی اس فن سے اچھے فائدے بھی اٹھائے تھے۔ اور گو اس حد تک عروج کمال پر نہین پہونچا سکے مگر کچھ نہ کچھ ضرور دکھایا۔ تاریخین گواہ ہین کہ کاغذ کو ہمین نے بناکے دنیا مین پھیلایا ہم سے پہلے کاغذ نہ تھا۔ اور تھا تو دنیا کے کسی ایسے کونے مین چھپا ہوا تھا جہانتک کسی کی نظر نہ پہونچ سکتی تھی۔ گریک فایر (آتش یونان) جو لڑائیون مین نہایت خوفناک کام دیا کرتی تھی گو ہمین یونانیون سے حاصل ہوئی مگر ہم نے اس مین اتنا کمال پیدا کرلیا کہ جس مخالف فوج مین گریک فایر کا استعمال نظر آتا تو یہی باور کرلیا جاتا کہ اسمین کوئی مسلمان ضرور موجود ہے۔ ورنہ وہ لوگ گریک فایر سے کام ہی نہ لے سکتے۔ بارود کا استعمال سب سے پہلے ہمین نے کیا اور ہمارے ہی ہاتھون سے وہ یورپ کو ملی اور اسی سلسلے مین یورپ والون نے توپ اور بندوق کے بنانے مین ہماری ہی شاگردی کرکے یہ کمالات حاصل کئے ہین اس وقت سے تین ہی چار صدی پہلے ہماری بنائی ہوئی توپون کا مقابلہ دنیا کی کسی قوم کی توپین نہ کرسکتی تھین۔ اور اسلام نے منجنیقون اور توپون کے بنانے کے جو کارخانے ہندوستان سے لیکے بلغاریہ کے علاقے تک قایم رکھے تھے

(عمرالدین)

ان کا نام آپ توپون اور منجنیقون کے عمدہ ہونیکی سند تہا۔ بیشک ہم کو نہ کبھی ایسی اعلےٰ بارود ایسی زبردست اور جلد کام دینے والی توپین اور بندوقین۔ اور نہ اس صفائی و خوبی کے جہاز بنانا نصیب ہوئے جیسے کہ مغرب کے موجودہ کارخانے تیار رہے ہین۔ ہم کو بھاپ اور برق کی قوتون کا بھی پتہ نہین لگا تہا۔ لیکن اس سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ یہ جدید۔ عالی شان۔ سبک اور پر رعب عمارت اسی بنیاد پر قایم کی گئی ہے جو ہمارے ہاتہ سے پڑی تہی۔ اور یہ ساری برکتین ہماری ہی کیمیاگری اور ہماری ہی ٹکنیکل ہنرمندی کی بدولت ہین۔

اپنی موجودہ اور گزشتہ حالت کا اندازہ کرنے اور کرانے کے لئے ہم موجودہ مسلمان ہوسون کے مقابل مین چھٹی صدی ہجری کے ایک مسلمان ہوس کا واقعہ پیش کرتے ہین جس نے چاندی سونا بنانے کے جنون سے عوض دنیا کو ایک حیرت انگیز کمال دکھا دیا تہا۔

۵۸۶ھ مین شام کے ساحلی شہر عکہ پر یورپ کے صلیبیون کی سخت یورش تھی۔ شہر عکہ کے اندر مسلمان تھے۔ ان کو نیز خشکی کیطرف سے اور نیز دریا کی طرف سے فرانس۔ جرمن اور انگلستان کے نایٹ گھیرے ہوئے تھے۔ سمندر کی طرف سے ہزارہا جہاز بیرونی آمد و رفت کو روکے ہوئے تھے اور خشکی مین تینون جانب ہزارہا رسالے اور دستے محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ ان محاصرہ کرنے والون فرنگیون کو صلاح الدین اعظم نے شکست دینے گھیر لیا تھا۔ اور محاصرہ کرنے والے بلحاظ خشکی کی طرف سے محصور تھے گو ان کا دریائی راستہ نہین روکا جاسکا تہا۔

فرنگیون نے شہر پر قبضہ کرنے کی صدہا تدبیرین کین۔ مگر تین سال تک کوئی زور نہ چل سکا۔ اس لئے کہ عکہ کے اندر جو مسلمان تہے وہ بھی اس مستعدی سے لڑ رہے تہے اور حملہ آورون کی تمام کوششون کو اسطرح بیکار کر دیتے تہے کہ کسی طرح زور نہ چل سکتا تہا۔ فرنگیون نے آخر عاجز آ کے لکڑی کے تین برج بنائے جو ساٹہہ ساٹہہ گز اونچے تہے اور ہر ایک مین پانچ درجے یعنے پانچ منزلین رکھی گئی تہین۔ ان کے لئے نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی لکڑی بعض جزیرون سے جہازون پر لاد کے لائی گئی تہی۔ مگر چونکہ لکڑی کی تمام چیزین گریک فایر کے ذریعے سے جلا دیجاتی تہین۔ اور مسلمانان عکہ شہرپناہ پر سے مسلسل اس آگ لگانے والے مادے کی پچکاریان برسایا کرتے تہے لہذا اس کی مضرت سے بچانے کیلئے یہ تدبیر کیگئی تھی کہ ان برجون پر اوپر سے نیچے تک چمڑا منڈھ دیا گیا تہا۔ اور ہر چمڑے پر سرکہ مٹی اور دیگر اجزا سے ملا کے ایک ایسا مسالہ لگا دیا گیا تہا۔ اور ایسا روغن پہیر دیا گیا تھا کہ ہزار پچکاریان ماری جائین برجون پر کچھ اثر نہ ہوتا۔ آگ ان پر اثر ہی نہ کرتی تھی۔

یہ برج جب پہیون کے ذریعے سے لڑھکائے اور کھینچ کھانچ کے عکہ کی شہرپناہ کے قریب لائے گئے تو ان کی بالائی منزلین شہرپناہ سے اونچی تہین فرنگیون نے جب ان پر چڑھ کے آگ اور تیر برسانا شروع کئے تو مسلمانون نے حسب عادت آتش بار پچکاریان مارنا شروع کین اور جب خلاف امید یہ نظر آیا کہ ان پر آگ اثر کرتی ہی نہین تو ہر طرف ایک تہلکہ پڑ گیا۔ اور اہل شہر بالکل مایوس ہوگئے۔ ایک شخص دریا مین کود کے اور فرنگیون کی نظر سے بچ کے تیرتا ہوا صلاح الدین کے پاس گیا۔ اور اسے اطلاع کی۔ صلاح الدین نے باہر سے دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ فرنگیون کی تعداد اس قدر تھی کہ انہون نے بالکل پروا نہین کی۔ فوج کے دو حصے کر دیئے۔ ایک شہر پر یورش کر رہا تہا اور دوسرا صلاح الدین سے لڑ رہا تہا۔ آٹہہ دن تک لگاتار شب و روز سخت لڑائی رہی۔ ہزارہا خلقت کٹ گئی۔ مگر حالت یہی تھی کہ شہر ساعت بہ ساعت کمزور ہوتا جاتا تھا۔ اور سب کو یقین تھا کہ عنقریب فرنگی اندر گھس پڑین گے اور تمام زن و مرد قتل ہو جائین گے۔ ترکی افسر قراقوش جو شہر عکہ کا حاکم تہا اور فرنگیون سے لڑ رہا تھا مایوسی کے غیظ و غضب مین تہا۔ اور گویا موت کا منتظر تہا اس کی یہ حالت ہو رہی تھی کہ اس سے کوئی بات بھی کرتا تو کاٹ کھاتا۔ اور خیال کرتا کہ اب سب تدبیرین بیکار ہین۔ یہ برج جو قہر خدا کی طرح نازل ہوئے ہین سب کو ہلاک کر ڈالین گے۔

ایسی مایوسی و بیکسی کی حالت مین دمشق کا ایک مسلمان کیمیاگر نمودار ہوا جو اتفاقاً شہر عکہ کے اندر موجود تھا۔ اس کو ہمیشہ سے اس بات کا شوق تہا کہ کبریتی مادون کی قوت کا پتہ لگائے۔ اور دریافت کرے کہ آگ کی قوت کہانتک اور کن طریقون سے بڑھ سکتی ہے اس نے اپنی زندگی اسی شغلے مین بسر کی تھی لوگ اسے الزام دیا کرتے تہے کہ کیون تضیع اوقات کرتے ہو۔ اور اس محنت کا کیا نتیجہ ہے۔ مگر وہ اپنے ذاتی شوق سے اسی دھن مین لگا رہا۔ عکہ مین مسلمانون کو اور تمام اہل شہر کو نہایت ہی پریشان و مضطرب الحال دیکھا تو بطور خود ایک نسخہ تجویز کیا جس کے ذریعہ سے آگ کا اثر زیادہ مشتعل کیا جائے اور اس کا عمل ان چیزون مین بھی موثر ہوسکے جو دیر مین اثر پذیر ہوتی ہین یا نہین اثر پذیر ہوسکتی ہین۔ یہ مسالہ تیار ہوگیا تو وہ امیر قراقوش کے پاس آیا۔ اور کہا جو شخص منجنیقون کے چلانے کا مہتمم ہے اُسے یہ حکم دیجئے کہ ان برجون مین سے کسی برج کے سامنے جو منجنیق قایم ہو وہ چیز پھیر پھیر کے مارے جسے مین بتاؤن۔ اور امید ہے کہ میری تدبیر پر اگر عمل کیا گیا تو مین ان برجون کو جلا کے خاک کر دون گا۔ قراقوش مایوسیون کے ہجوم سے جھنجھلایا ہوا بیٹھا تھا اور جھنجھلا اٹھا۔ کہا "بڑے بڑے لوگ تو اپنی تدبیرون مین عاجز آگئے تم کیا بنا لوگے؟" حاضرین مین سے کسی نے کہا۔ "اس شخص کی تدبیر پر عمل کرنے مین کیا مضایقہ ہے؟ شاید اسی شخص کی بدولت خدا ہماری مدد کرے۔" اس سفارش پر قراقوش نے حکم دیدیا کہ اس شخص کی تدبیر پر عمل کیا جائے۔

اس شخص نے پہلے تو پتیلیون مین بہر بہر کے منجنیقون کے ذریعہ سے ایک ایسا روغن ان برجون پر برسایا جس سے سوا ان برجون کے تر ہو جانے اور اوپر سے نیچے تک بھیگ جانے کے اور کوئی نتیجہ ظاہر نہین ہوا فرنگی جو ان برجون پر چڑہے ہوئے تہے اور شہر پر یورش کر رہے تھے اس بے سود کوشش پر قہقہے اڑانے لگے جب کوئی پتیلی آکے گرتی اور اس سے انہین کوئی نقصان نہ پہونچتا تو بکنے بھاندنے اور ناچنے کودنے لگتے تہے۔ شہر والون کا منہہ چڑہاتے اور ساعت بساعت مسلمانون کی زیادہ توہین و تذلیل کرتے۔ وہ لوگ اسی مسخرے پن مین مشغول اور غافل ہے اور اس گمنام ہوس نے نہایت متانت و خاموشی کے ساتہہ برج کے ہر حصہ مین اُس مسالے کو پہونچا دیا۔ جس کو اس نے اپنی آیندہ کارروائی کا استر یا ضامن قرار دیا تہا۔ اس غرض مین جب اسے پوری کامیابی ہوگئی تو اب اس نے معمولی روغن نفت یعنی آتش یونان کی ایک پچکاری ماری۔ اس کے پڑتے ہی برج مشتعل ہوگیا۔ فرنگی گہبرائے اور ادہر فصیل پر سے آتشین پچکاریان پیہم برسنے لگین۔ چندہی ساعت مین سارے برج پر آتش بہڑک رہی تھی۔ فرنگیون نے بہاگنے اور اترنے کی بے انتہا کوشش کی مگر آگ اسقدر جلد بہڑکی اور پہیلی کہ کسی کو بہاگنے کا موقع نہ ملا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ برج مع تمام ان لوگون کے جو اسمین تہے جل کے خاک ہوگیا۔ ساتہہ ہی یہ کارروائی دوسرے برجون پر شروع کر دی گئی۔ مگر پہلے تجربے نے مسیحیون کو اتنا ہوشیار کر دیا تہا کہ دوسرے دو برجون پر جیسے ہی یہ روغن برسایا جانے لگا۔ سب آدمی بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ باقیماندہ برج بھی جل کے خاک ہوگئے۔

جسدن ان برجون کے جلانیکا واقعہ پیش آیا ہے وہ دن مسلمانون اور فرنگیون دونون کی نظر مین نہایت ہی دلچسپ اور اہم تہا۔ اور اس عظیم الشان محاصرے کی ساری تاریخ مین کوئی دن اس قدر دلچسپ نہین ثابت ہوا تہا جسقدر یہ دن ثابت ہوا۔ اس دمشقی ہوس و مشتی پر یا تو زندگی بہر اعتراضات اور نکتہ چینیون کی بھرمار ہوتی رہی تھی یا آج سارے شہر عکہ مین ہر زن و مرد اور ہر بوڑہے بچے کی زبان پر اسی کا نام تہا۔ اور اس کا نام ایسا عزیز تہا جیسا عزیز کہ اس نازک گھڑی مین شاید کسی کا نام بھی نہ ہوگا۔ سلطان صلاح الدین قلعہ والون کی ہمدردی و حمایت کے لئے اپنی جان لڑائے دیتا تہا۔ مگر اسکی رحمدلی و فیاضی سے بھی ایسی مدد کی امید نہین کیجاسکتی تھی جیسی کہ اس شخص کے ہاتہ سے ملی۔ لوگ مسلمان تہے ورنہ اُس کی قدر کی پرستش کرتے۔

چند روز بعد یہ شخص سلطان صلاح الدین کی خدمت مین پیش کیا گیا۔ صلاح الدین نے اسکی نہایت ہی قدر و منزلت کی۔ اپنی احسانمندی ظاہر کی۔ اور اسے بہت کچہہ انعام و اکرام اور علاقہ و جاگیر دینے کا ارادہ کیا۔ مگر اس نے کوئی معاوضہ لینے سے قطعی انکار کیا۔ اور کہا مینے جو کچہہ کیا ہے صرف دین کی خدمت کیلئے اور خالصتہً لوجہ اللہ کیا ہے۔ مین اپنی اس کوشش کا معاوضہ آپ سے نہین بلکہ خدا سے لون گا۔

غرض یہ تہا ہمارا وہ چھٹی صدی کا ہوس جس نے قوم کو۔ مذہب کو اور وطن کو اپنی لیاقت سے فایدہ پہونچایا۔ اور ایک ہمارے آجکل کے ہوس ہین جنکی فضول محنتون اور بے نتیجہ کوششون کی محرک صرف یہ ہوس ہے کہ سونا اور چاندی بنالین۔ اسیطرح اسی دلگداز کے صفحہ پر ہم اپنے ایک مسلم عالم امیہ ابن ابی الصلت کی ٹکنیکل لیاقت کا تذکرہ کر چکے ہین پس فرق تہا تو اسقدر کہ اس زمانے مین ایسے کمالات کی قدر سلطنت کرتی ہے اور اصول کے ساتہہ کرتی ہے۔ نیز خود یورپ کو ایسے کمالات سے فایدہ اٹہانے کے اصول معلوم ہوگئے ہین۔ اور ان دنون یہ چیز نہ تھی۔ اور یہی سبب تہا کہ گذشتہ عہد مین ان فنون کو ترقی نہ ہوسکی۔ اور جو ایک آدھ صاحب کمال پیدا ہوگیا اس کا کمال اسی کی موت کے ساتہہ فنا ہو کے رہ گیا۔

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹؍ فروری ۱۹۰۵ء

آجکا دن اپنے شان میں ایک مبارک دن تھا کیونکہ غالباً۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب اور عشاء کے درمیان مجلس فرمائی اور جو رسالہ در بارہ ختم مقدمہ حضور تصنیف فرما رہے ہیں اس کے مجوزہ مضامین کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

اس کے بعد ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں۔ خاوند کہتا رہا کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مر گئی ہے۔ خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اسے چاہیئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دیدے۔ اگر اوسکی اولاد ہے تو بھی وارثوں سے ہے شرعی حصے لے سکتی ہے اور علی ہذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

لطیفہ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اثنائے گفتگو میں ذکر کیا کہ یہ ایک لطیف بات ہے کہ جسقدر مجدد گذرے ہیں ان کے نام محمد یا احمد کی جزو ضرور ہوتی رہی ہے۔ قسطنطنیہ میں عجیب قسم کے نام لوگوں کے ہوتے ہیں مگر وہ مہدی جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اس کے نام میں بھی محمد کا لفظ تھا۔

معجزات میں افراط و تفریط

موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے کہ نیچری اور آریہ وغیرہ اس نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کی طرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جا کر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ در اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہ سمجھا ہے۔ معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھا دے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء

ہدایت اور ضلالت خدا کی ہاتھ میں ہے

مغرب کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز سے کچھ پیشتر تشریف لا کر مجلس فرمائی خدا تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ رہا۔

بعض کفار کی حالت پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر ہی پر راضی رہتے ہیں اور کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتےٰ کہ اسی میں مر جاتے ہیں

اس پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان فرمایا کہ چند یوم ہوئے ایک دوست بیان کرتے تھے کہ ان کے گاؤں کی آبادی ۴۰۰ باشندوں کی تھی طاعون جو پڑی تو سب ہلاک ہو گئے صرف ۴۰ شخص بچے۔ اور انہیں سے بھی صرف ۹ کس تندرست تھے اور باقی کچھ نہ کچھ مریض ہی تھے۔ ان ۹ میں اُنکا چچا بھی تھا ان کے دل میں آیا کہ اسقدر عبرت ناک حادثہ موت کا جو اُنکا گاؤں میں گذرا ہے ممکن ہے کہ چچا کا دل رقیق ہوا ہو۔ چاہیئے اسے چلکر تبلیغ کر آویں شاید ہدایت نصیب ہو۔ باوجود اس کے کہ لوگوں نے اس طاعون زدہ گاؤں میں جانے سے روکا مگر تبلیغ حق کے جوش میں وہ چلے گئے اور جا کر اپنے چچا کو اس سلسلہ کی صداقت کی نسبت سمجھایا چچا نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ طاعون مرزے کی مخالفت کی وجہ سے ہے تو مجھے خوشی سے اس سے مرنا قبول ہے بیشک مجھے طاعون ہو۔ انجام یہ ہوا کہ وہ اور اس کا تمام اہل بیت تباہ اور ہلاک ہو گیا مگر مخالفت پر برابر آمادہ رہا اور مرتے دم تک نہ مانا۔

۲۱ فروری ۱۹۰۵ء

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریباً ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اول رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔

فارغ نشینی اچھی نہیں

فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی اب خدا نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت ہے

فرمایا کہ دہریوں کو اگر کوئی شے ہلا سکتی ہے تو وہ صرف نبیا کا وجود ہے ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا۔ کیونکہ عقل کی حد سے تو بیشتر گذر کر وہ دہریہ بنتا ہے پھر عقل کی پیش اس کے آگے کب چلتی ہے

خدا نمائی کی ضرورت

فرمایا کہ آجکل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے زعم میں سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال اُن سے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھا لونگا تو مر جاؤنگا۔ پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک خالق اور قادر جانکر نافرمانی کیوں کرتا۔ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے اور قابلقدر وہی مذہب ہو سکتا ہے جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوے کیا ہے کہ انجیل نے ایماندار کی فلاں فلاں علامت قرار دی ہے مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انمیں ایمان کا نام و نشان نہیں۔ مگر اسلام میں فرقان کی سب علامات موجود ہیں

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے

جو براہین احمدیہ کا حصہ چھپ چکا ہے۔ اس کا ذکر چلا۔ فرمایا کہ اسمیں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا تو اسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اولی حصہ کو منقطع کر کے بائبل کے عہد عتیق کی طرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اسمیں درج ہیں وہ سب اس اثناء میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اس کا طبع ہوگا وہ عہد جدید ہوگا جسمیں سابقہ حصہ کے حوالے ہوں گے۔ کہ خدا نے یوں فرمایا تھا اور وہ اسطرح پورا ہو کر رہا۔

تناقض سچائی کی دلیل ہے

براہین میں ہم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے آوینگے اس پر لوگوں نے اعتراض کئے۔ کہ تناقض ہے وہ یہ نہیں دیکھتے اسی براہین میں ہم نے تمام الہامات درج کئے ہیں جنمیں ہمارا نام مسیح رکھا گیا ہے اور پھر صرف نام ہی نہیں۔ بلکہ جو کام مسیح نے آکر کرنا ہے اس کی نسبت بھی الہامات میری نسبت درج ہیں پس یہ تناقض تو سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بناوٹ ہوتی تو تناقض نہ جمع کیا جاتا۔ کم بختوں کی نظر انسان کی غلطی پر تو پڑتی ہے اور خدا کے کلام پر جو اسمیں درج ہے نہیں پڑتی۔ (البدر)

آہ اس جانبری کی توقع محال ہے ۔۔۔ امسال بچگئے تو پھر آئندہ سال ہے
اپنی سیہ کاریوں کا کرکے اعتراف ۔۔۔ اس دست خدا کر کہ تو خطا معاف
یہ نسخہ اس مرض کا مجرب علاج ہے ۔۔۔ اسکی دوا کی نہیں احتیاج ہے
یارب کسی برگ عزیزان حزین مباد ۔۔۔ دوری ز دوستان تو با کس قرین مباد
در ہم شوز تنگی و تلخی این کلام

قصیدہ

(از مولوی عزیز الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سجانپور)

اے لوگو جس خدا نے بنایا جہان کو ۔۔۔ اکدم تو دل میں سوچو کہ کیا اسکی شان ہے
کیسا وہ ذوالجلال ہے شاہوں کا بادشاہ ۔۔۔ ہے جسکی کبریائی پہ ہر ایک شئے گواہ
سورج کو دیکھو چاند کو اور آسمان کو ۔۔۔ بادل ہوا زمین کو ستاروں کی شان کو
اک کن ہی جسنے کردیا یہ سب بپا کہ اسکا ۔۔۔ اس کبریا کا سوچو کہ کیا ہے اقتدار
پھر جس سے ایسا پاک خدا گفتگو کرے ۔۔۔ سوچو کہ اسکا رتبہ کیا ہوا جناب
اک شاہ جس سے کرتا ہو خوش ہو کوئی کلام ۔۔۔ دنیا ادب سے کرتی ہے جھک جھک کے احترام
پھر وہ شہ شہان کہ خدا جسکا نام ہے ۔۔۔ جہل نہ جسکے در کا آدمی نے غلام ہے
جس شخص سے ملطف و کرم سے کلام ہو ۔۔۔ کیون عرش پر نہ فرش سے اسکا مقام ہو
کیون اسکے سامنے نہو جھکے برین دو تا ۔۔۔ تاج سر شہان نہو کیون اسکی خاکپا
اس مرتبہ سے بڑھکر بھی ہے کوئی شرف ۔۔۔ پا جائے بندہ مولی سے عزت مکالمہ
یہ مرتبہ کمال بشر کا مقام ہے ۔۔۔ اسپر تمام رتبوں کا اختتام ہے
جن پاک باز بندوں کو یہ مرتبہ ملا ۔۔۔ کہتی تھی انکو سبھی زمانہ میں انبیاء
پھر فخر کائنات کا جب دور ہو گیا ۔۔۔ وہ مرتبہ حضور کے خدام کو ملا
یہ وہ بزرگ گذرے کہ جن کے قدوم سے ۔۔۔ دنیا نے فیض پایا لدنی علوم سے
کرتے ہیں فخر جنکی غلامی پہ بادشاہ ۔۔۔ کحل البصر سمجھتے ہیں لوگ انکی خاکراہ
پر ہائے یہ ہمارا زمانہ عجیب ہے ۔۔۔ بدقسمتی کا مارا ہوا بدنصیب ہے
پایا ہے آج جسنے خدا سے یہ مرتبہ ۔۔۔ اسکی طرف کسیکو توجہ نہیں ذرہ
اس مرتبہ کی شرف سے پایا نہ کہ ہوئی ۔۔۔ گویا کہ اسکا نام بھی لینا فضول ہے
کرتا ہے آج جس سے وہ ذوالکبریا کلام ۔۔۔ کہتے ہیں اسکو جھوٹا ہے مست بیجا انکلام
وہ جس کا بندہ حق سے سناتا ہے الہامات ۔۔۔ کمبخت لوگ اسکو سمجھتے ہیں واہیات
الہام معجزات و خوارق و کاشفات ۔۔۔ ہیں جانتے کہ مومن کامل کی ہیں صفات
پر جسکو آج حق نے یہ سارے ہیں عطا ۔۔۔ بدقسمتوں کو سوجھتا ہے سب وہ ہوا
پھر اس سے بڑھکے کیا ہو نشان بداختری ۔۔۔ اک دوست خدا کو سمجھتے ہیں مفتری
دیندار ان بھی جانے نہیں راستی کی راہ ۔۔۔ یون دور تیرگی میں بھٹکتے ہیں بے گناہ
قرآن سے یہ نصیب ہیں نا نوش ہیں نور ۔۔۔ چمگادڑوں کو شکوہ ہے سورج کی نور
زندہ ولی کو مانتے ہی انکو بس گران ۔۔۔ مردون کو مانتے ہیں عبادات منکران
جو دنیا کہ جب ہیں پہلے گذر گئے ۔۔۔ انکی کرامتوں میں سنو بند بلند ہے
پر جسکو حق نے بھیجا ہے خاص انکے واسطے ۔۔۔ یہ دو قدم بھی چلتے نہیں اسکے راستے
محرم ہے اسکی وعظ سے ہیں لوگ کلام سے ۔۔۔ مستغنی المزاج ہیں حق کی پیام سے
یہ چاہتے ہیں انبیا کوئی تابع خیال ۔۔۔ اسواسطے مخالف ہیں بر سر جدال
نے انبیاء ان کو پسندیدہ خدا ۔۔۔ فرعونیوں کی فوج میں موسیٰ ہے گھر گیا
آخر عصا موسیٰ حرکت میں آگیا ۔۔۔ فرعونیوں کی قوم کو رستہ بتا گیا
حق اپنے دوستوں کی مدد کرتا ہے مدد ۔۔۔ اور انکے دشمنوں کو دکھاتا ہے روز بد
قرآن کو پڑھکے دیکھو یہ جتنے انبیاء ۔۔۔ سب کے مخالفوں پر پڑی اک اک بلا
سو اب بھی اس خدا نے ہی انتظام دوست ۔۔۔ بھیجی ہے وہ بلا کہ جو ہو رہی ہے سخت
ایک اس بلا کو ہی کہ ہیں طاعون کا نام ۔۔۔ لاکن نہیں سمجھتی کہ پر اس سے کیا غرض
اس سے غرض یہی ہے کہ دنیا کی ہے ۔۔۔ اک دوست خدا کو بہت دردو دکھ دیے
جو نیر طبیعی نیالی اسپر ہیلاسے ہیں ۔۔۔ طاعون کے لباس میں وہ لوٹ آئے ہیں
منظور ہے کہ اب ہی امان جان و مال کا ۔۔۔ خدمت میں انکی آکے بصد عجز و التجا
پھر یہ دعا کرو کہ اے خالق جہان ۔۔۔ بر جنگ کر فتح و صلح وہ امان
گر دولت ما دوری بندہ ذرہ ۔۔۔ فردا شوی بکردہ خود سخت شرمگین
این حرم سالم سابقہ را بردہ در ۔۔۔ ار الفضل ...
ہر دو دو لک تحفت ای خواجہ والسلام

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری

نمبر سوم

... کیسے ناکار
... لیلش ...

مولوی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کے بعد ... اور ان کی ذریت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں حق پر تھے تو یقیناً چاہیے تھا کہ یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جاتا اور کوئی اس کا نام بھی لینے والا نہ ہوتا مگر کیا **مولوی فاضل مناظر دیانت داری** اور انصاف سے کہنے کا حوصلہ کریں گے ؟ کہ لاریب غزنوی گروہ اور ان کے ہمخیال اپنے مقاصد اور اغراض میں محض **نامراد** رہے اور یہ سلسلہ جو اس وقت محض ایک بیج کی طرح تھا ایک زبردست درخت ہو گیا جسکے سایہ میں آج **تین لاکھ** سے زیادہ سعادت مند آرام پاتے ہیں ۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ **مولوی فاضل ایڈیٹر** کس طرح دنیا کی آنکھ میں دھول ڈالکر دن کو رات بنانا چاہتے ہیں اور **مباہلہ** کے متمیز اور روشن نشان کو مٹانے کی بیہودہ سعی کرتے ہیں ۔ **مباہلہ** کا صریح اثر تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ غزنوی گروہ خصوصاً **عبدالحق** کی قبولیت بڑھ جاتی اور ایک دنیا اسکی طرف رجوع کر کے اسکی عزت افزا ٹھیرتی مگر آپ خود ایمان سے کہیں کہ اس مباہلہ کے بعد کس قدر عزت اور قبولیت صوفی عبدالحق کو ہوئی ۔

ہاں مجھے اس امر کا اعتراف ہے نہ صرف مجھکو بلکہ ایک عالم کو اقرار ہے کہ چند خاص قسم کی عزتیں عبدالحق صاحب کو مباہلہ کے بعد ملیں لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ عبدالحق ایسا نادان نہیں ہے کہ ان عزتوں پر کوئی ناز کرے ۔

مثلاً مباہلہ کے بعد پہلی برکت آپ کو یہ ملی کہ اپنے بھائی کے مرنے کے بعد اسکی بیوہ سے شادی کی اور بدقسمتی سے شیخ چلی کیطرح خیال کر بیٹھے کہ اس کے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا مگر نہیں معلوم وہ بیٹا کدھر چلا گیا اور صوفی صاحب کو داغ ندامت دے گیا ۔

شاید مولوی فاضل صاحب اسی کو انکی قبولیت اور عزت کا باعث سمجھتے ہوں کہ اگر یہ اثر مباہلہ ہے تو بیشک میں مانتا ہوں ۔

اسکے بالمقابل حضرت حجۃ اللہ پر صوفی عبدالحق اور اس کے اعوان و انصار کی بد دعاؤں کا یہ اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ نے **دو موعود لڑکے** (یعنی جن کی نسبت قبل از وقت پیشگوئی کی گئی تھی) پیشگوئیوں کے موافق عطا فرمائے ۔ خصوصاً **پسر چہارم** یعنی صاحبزادہ **مبارک احمد** صاحب کی پیشگوئی تو دوہری پیشگوئی تھی کیونکہ اس میں یہ بھی ضروری تھا کہ چوتھے لڑکے کے پیدا ہونے تک عبدالحق بھی زندہ رہے گا ۔ پس عبدالحق پر تو یہ اثر ہوا کہ باوصفیکہ خدا جانے کس محنت و دقت سے بھائی کی **بیوہ سے شادی** کی اور اولاد نرینہ کی پیشگوئی کر دی جسکے بجائے مردہ چوہا بھی پیدا نہ ہوا اور ادھر خدا تعالیٰ نے ہر قسم کی ذکور و اناث اولاد عطا فرمائی یہ اثر تو اولاد پر ہوا ہے لیکن مولوی فاضل ایسے دانشمند کے نزدیک یہ امر بھی شاید صوفی عبدالحق ہی کی عزت کا موجب ہوا ہوگا

دوم ۔ اس مباہلہ کے بعد چاہیے تو یہ تھا کہ ایک بھی نشان حضرت اقدس کی تائید میں ظاہر نہ ہوتا مگر خدا تعالیٰ نے نشانات کی کچھ ایسی بارش شروع کی کہ لاانتہا نشانات ظاہر ہونے لگے منجملہ ان کے وہ زبردست نشان تھا جو **کسوف خسوف** کی صورت میں ظاہر ہوا ۔ اور حضرت حجۃ اللہ کی مہدویت پر گواہ ٹھیرا ۔ اس سے بڑھ کر آسمانی تائید کیا ہوگی کیا یہ بھی اثر مباہلہ نہ تھا ؟ اور کیا یہ بھی صوفی عبدالحق غزنوی ہی کی عزت افزائی کا موجب تھا ۔

سوم ۔ مباہلہ کے بعد قرآن کریم کے حقائق و معارف کا خارق عادت نشان کسکو دیا گیا ؟ کیا عبدالحق کو یا مسیح موعود کو ؟ ذرا اس فہرست کو تو پیش کرو جو عبدالحق یا اس کے امثال و اقران کی طرف سے عربی زبان میں قرآن کریم کے حقائق و معارف پر مشتمل کتابیں شائع ہوئی ہیں اگر نہیں تو پھر اپنی ندامت کا خود اندازہ کرو ۔

چہارم ۔ کس کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بڑھایا اور اسکو منتشر کیا اس کا جواب بھی آپ خود ہی دیدیں

پنجم ۔ کیا یہ اسی مباہلہ کا اثر نہیں کہ حضرت مسیح موعود کی طرف اللہ تعالیٰ نے ایک دنیا کو رجوع کر دیا ۔ جنھوں نے لاکھوں روپیہ آپ کے پاک مقاصد کے لیے پیش کیا عبدالحق کو اسکے مقابل کیا ملا ۔ قادیان کے مختلف شعبوں میں جو اس پاک سلسلہ کی خدمت میں جاری ہیں قریباً پانچہزار روپیہ ماہوار خرچ ہو رہا ہے جو اسی احمدی جماعت کیطرف سے آ رہا ہے ۔

غرض ایک دو نہیں صدہا برکات ہیں جو اس مباہلہ کے بعد جری اللہ کو ملی ہیں اور فریق مخالف کو بجز ندامت کے اور کچھ نہیں ملا ۔

میں کم از کم **ایک سو برکت** ظاہر کرنے کو آمادہ ہوں اگر مولوی فاضل نیک نیتی کے ساتھ ماننے کو طیار ہو ۔ مباہلہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مرسل کی عجیب عجیب تائیدیں فرمائی ہیں ۔ اور روز روشن کی طرح اسکی سچائی کو بڑی زبردست پیشگوئیوں کے پورا کرنے سے ظاہر کیا ہے مگر آنکھ کے اندھوں اور دل کے محجوب مخالفوں کو کوئی کیا دکھلا سکے ان سب باتوں کو الگ رکھ کر میں مولوی فاضل صاحب سے پوچھتا ہوں کہ

کیا غزنوی اور ان کے اعوان و انصار یہ چاہتے تھے کہ یہ سلسلہ اسقدر ترقی کرے ؟

یقیناً ماننا پڑے گا کہ ہرگز نہیں پھر اب یہ ایک **فیکٹ** (امر واقعہ) اور **ٹروتھ** (صداقت) ہے کہ اس سلسلہ نے ان بارہ سال میں وہ ترقی کی جسکی نظیر دکھانی ناممکن ہے پھر اس سے بڑھ کر اور مباہلہ کا اثر آپ کیا چاہتے ہیں ؟ †

اور رہی یہ بات جس پر آپ کا بہت بڑا زور ہے کہ "آتھم کی پیشگوئی پر آپ کی وہ درگت ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے دوم فوجداری مقدمہ میں دو سال تک کرم عدالت میں چار چار گھنٹے حاضری سے ناک میں دم آیا ہزارہا روپیہ کا خرچہ ہوا" اے نادان ! میرا تو یہ خیال تھا کہ مولویت اور اس پر **فضیلت** کی دُم نے تیرے خیالات میں بلند پروازگی اور ذہن میں رسا قوت پیدا کی ہوگی اور مولوی کہلا کر سُنن انبیاء سے تو ناواقف نہ ہوگا مگر میرا خیال تیرے اس **استدلال** کو پڑھ کر بدل گیا ہے ۔

سُنن انبیاء سے ناواقف کے سوا کون اس قسم کا اعتراض کر سکتا ہے ۔ اگر حضرت مسیح موعود کا فوجداری مقدمہ میں کرم عدالت میں پیش ہونا اور دو دو چار چار گھنٹے کھڑا رہنا ان کی شان رسالت کے منافی ہے تو مولوی فاضل صاحب ! مجھے شبہ ہوتا ہے خود حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی نسبت تو آپ کا عقیدہ بہت ہی مبتذل ہوگا جسے آئے دن عدالتوں میں جوابدہی کرنی پڑتی اور آخری نظارہ تو نہایت ہی خطرناک اور قابل رحم تھا کہ ظالم یہودیوں نے اُسکے مُنہ پر تھوکا اور سر پر **کانٹوں کا تاج رکھدیا** ۔ شاید آپ انھیں نبی تسلیم نہیں کرتے ہوں گے ؟

مجھے اندیشہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اپنی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر نکلے تھے راستہ میں انھوں نے جس قدر تکالیف اُٹھائیں وہ یقیناً آپ کے اس بیہودہ خیال کے موافق انھیں منصب رسالت سے معزول کرنے والی ہوں گی ۔

ایسا ہی حضرت **یوسف علیہ السلام** کا زندان میں رہنا آپ کے نزدیک انکی پاکیزہ لائف پر ایک داغ ہوگا ؟

میں دور کی باتیں کیوں پوچھوں خود حضرت **سید الانبیاء ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم** کا طائف کے بدمعاشوں اور اوباشوں سے اینٹیں کھانا اور کفار مکہ کے ہاتھوں مشکلات میں مبتلا ہو کر ہجرت کرنا بھی آپ کے نزدیک آپ کی پاک رسالت پر (جو دو اور دو چار کی طرح یقینی اور واضح ہے) داغ ہوگا ؟

مولوی فاضل صاحب ! آپ کی اس واقفیت اور طرز استدلال پر میں ہی نہیں اسلامی دنیا تھوک دیگی جو انبیاء علیہم السلام کی کسر شان کا موجب ہے ۔ یہی وہ راز ہے جو **خدا کے ولی کی مخالفت** کر **سلب ایمان** ہو جانے کا ہے ۔

دیکھ ! تونے خدا کے **جری** پر ان مشکلات پر جو ماموریت کی شان کے لازم حال ہیں اعتراض کیا اور تیرے اس اعتراض کا نشانہ کل انبیاء علیہم السلام کی **پاک جماعت** ہوئی افسوس ! اور پھر افسوس !!

مولوی فاضل صاحب ! جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار صحابہ کے خون کے دریا بہتے تھے اور خود رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے تو کیا وہ اس سے آپ کی ناکامی (معاذ اللہ) نتیجہ ہو سکتی تھی ؟

اگر کوئی ایسا خیال کرتا ہے تو یقیناً مسلمان کہلا کر وہ سخت گستاخ اور بے ادب ہے پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا سارا دن لڑائیوں میں کھڑے رہنا اور صدمات جنگ برداشت کرنا اور صحابہ کے خون بہا دینا آپکی رسالت پر بدنما اثر پیدا نہیں کرتا اور ہرگز نہیں کرتا تو حضرت مسیح موعود کا فوجداری مقدمہ میں دو سال اور دو چار گھنٹے کیا سارا دن کھڑے رہنا بھی آپ کی رسالت پر بدنما اثر پیدا نہیں کرتا بلکہ آپ کی سچائی کا زبردست **گواہ** ہے کیونکہ مقدمہ کے ذریعہ

---

* اور جو ایمان ہی نہ ہو تو کلمہ سے کہیں ؟ ۔ منافق

† شاید یہ چاہتے ہیں کہ وہ لنگڑا لولا مجذوم مبروص اپاہج ہو جائے اور سامری کیطرح لا مساس کہتا پھرے اور لوگ ہر طرف سے دھتکاریں اور دھکے دیں ۔ لفاظ

ہر قسم کے مخالفوں نے یہاں تک کہ آپ نے بھی ہر قسم کا زور لگایا اور خدا کے موعود سلسلہ کو تباہ کرنا چاہا مگر آخر وہ

کامیاب ہوا اور اس طرح کامیاب ہوا جس طرح انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں ہاں اسی طرح جس طرح خدا تعالیٰ نے قبل از وقت خبر دی تھی

یہ تو عظیم الشان پیشگوئی اور نشان تھا جو پورا ہوا۔ اور یہی تیرے نزدیک محل اعتراض ہے۔ سچ ہے ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است

اگر خدا تعالیٰ کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ قانون اور دستور نہیں تو مولوی فاضل صاحب! کیا قرآن شریف میں اَلْعَاقِبَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ بے محل بیان ہوا ہے؟

آپ کے اس طرز استدلال نے آپ کی قرآن دانی۔ حدیث فہمی سب پر پانی پھیر دیا اور معلوم ہوا کہ آپ کورے کے کورے ہیں اور سنن اللہ سے محض نابلد اور ناآشنا ہیں آتھم کی پیشگوئی پر بھی آپ کے اعتراض کی یہی حقیقت ہے۔ میں اس مفصل آپ کی علمی پردہ دری الہامات مرزا کے جواب میں ان شاء اللہ تعالیٰ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اسی میں آپ کے کل اعتراضات پر چونکہ مفصل بحث ہو گی۔ یہاں کچھ ضرور نہیں۔

اب میں انصاف پسند ناظرین سے پوچھتا ہوں کہ وہ دیانت اور تقویٰ سے بتائیں کہ کیا مولوی فاضل صاحب مباہلہ کے لیے آئے؟ کیا غزنوی عبد الحق کا مباہلہ اسی کے لیے ذلت کا باعث اور ناکامی کا موجب نہیں ٹھیرا؟ اور کیا مولوی ثناء اللہ کے اعتراض مقدمہ سے اس کی علمی پردہ دری نہیں ہوئی؟

اب صرف اس کا قادیان آنا ایک امر ہے جس پر بحث کرنی چاہیے مگر میں اپنے اخبار میں انہیں ایام میں جب وہ یہاں آئے تھے بحث کر چکا ہوں اس لیے اعادہ کی ضرورت نہیں ہاں اس پر بھی مفصل بحث اس کتاب میں کروں گا وباللہ التوفیق

میں سمجھتا ہوں کہ مباہلہ کے متعلق میں کافی بحث کر چکا ہوں اور ثابت کر چکا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب تو کجا کوئی بھی مخالف کبھی مباہلہ کے لیے نہیں آیا بلکہ بجز غلام دستگیر کے کسی سے اتنی جرأت بھی نہیں ہو سکی کہ کسی اشتہار کے ذریعہ اتنا ہی شائع کر دیتا کہ

میں مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود کے مدعی کو کاذب سمجھتا ہوں اور اپنے آپ کو حق پر یقین کرتا ہوں پس اے اللہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے اسے صادق کی زندگی میں اس دنیا سے اٹھا لے

پھر صادق کی زندگی اور کاذب کی موت جب کبھی ہوتی تو خود فیصلہ کر دیتی کہ کون سچا ہے۔

جہاں تک میں نے مولوی فاضل صاحب کی تحریروں کو پڑھا ہے میں نے تو کبھی کوئی ایسی تحریر نہیں پڑھی جس سے یہ ثابت ہو کہ کسی شخص کو ایسی عام دعا کی بھی جرأت نہ ہو کہ وہ شائع کر سکے تو اس کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں مباہلہ کے لیے طیار ہوا تھا وغیرہ سراسر لاف و گزاف ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ صاف اور سارے الفاظ میں ایسی دعا کے شائع کرنے کی اب بھی کسی کو جرأت نہیں خواہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہوں یا احمد اللہ صاحب۔ سردست ایک ہفتہ کے لیے میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے رخصت ہوتا ہوں اور اگلی اشاعت میں ان شاء اللہ العزیز میں ان کے اس نوٹ پر نظر کروں گا جو انہوں نے معذرت کے متعلق لکھا ہے خدا تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین +

ایک لطیف استفتا اور اس کا جواب

چند روز سے ایک نووارد نوجوان مولوی شمس الدین احمد سید مقبول حسین بنگالی اصل حنفی قادری رزاقی بلگرامی دار الامان میں وارد ہیں وہ اپنے وطن بلگرام (جو ایک مشہور اور مردم خیز قصبہ ہے) سے کسی تقریب پر دہلی تشریف لائے تھے وہاں سے آگرہ پہنچے اور میرے مخدوم و مکرم ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ سے ان کی ملاقات ہوئی ڈاکٹر صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک درخشندہ گوہر ہیں۔ انہوں نے آپ کو قادیان آنے کی تحریک کی چنانچہ سید صاحب امرتسر ہوتے ہوئے اور وہاں کے علماء سے ملتے ملاتے آخر قادیان پہنچے۔

آپ نے چند اختلافی مسائل جزیہ حضرت حکیم الامۃ کے حضور لکھ کر بغرض جواب پیش کیے حضرت ممدوح نے ان مسائل کا جو جواب دیا وہ فائدہ عام کی خاطر میں ذیل میں مع اصل سوالات کے چھاپ دیتا ہوں۔ سید صاحب کی یہ محنت الدال علی الخیر کفاعلہ کی مصداق ہے۔

ایسے اجنبی اور سلسلہ سے الگ بہت کم لوگ یہاں آتے ہیں جو یہاں آ کر حضرت اقدس یا بزرگان ملت سے استفادہ کرنے کی سعی کریں اور اپنے سفر کو وسعت معلومات اور تبادلہ خیالات کا صحیح ذریعہ قرار دیں بہر حال وہ دلچسپ خط و کتابت یہ ہے

(ایڈیٹر)

ھو الرزاق الواحد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

مافولکم رحمہم اللہ تعالیٰ

اندریں مسائل ذیل

(۱) رفع یدین کرنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو اس کے واسطے حوالہ کتب احادیث و عبارت درکار ہے۔

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم بالجہر قبل الحمد و دیگر سورۃ کے پڑھنا اور آمین بالجہر کہنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۳) مقتدیوں کو پنجوقتہ امام کے پیچھے الحمد پڑھنا چاہیے یا صرف عصر اور ظہر کے وقت اور ہر ایک کے جواز کی صورت میں دلیل درکار ہے۔ اسی طرح سوائے سورۂ فاتحہ کے اور سورۃ بھی بعد سورۂ فاتحہ کے مثل امام کے پنجوقتہ یا صرف ظہر اور عصر کے وقت پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) نماز میں ہاتھ کہاں پر باندھنا چاہیے

(۵) دعا کو امام کا بالجہر نماز کے اندر مانگنا درست ہے یا نہیں اگر ہے تو کیونکر۔

(۶) تکبیر جو نماز کے وقت کہی جاتی ہے اس میں کیا کیا کہنا چاہیے اور کے کے مرتبہ۔ اور اس کے لیے بھی حوالہ درکار ہے۔

(۷) خطبہ جمعہ یا عیدین محض عربی میں ہونا چاہیے یا جس زبان میں چاہے پڑھے اور نیز اشعار عربی فارسی یا اردو وغیرہ کے پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ اور خطبہ میں کیا کیا شرائط ہیں۔

(۸) اذان پنجوقتہ مسجد کے اندر دینا چاہیے یا باہر مسجد کے اور بالخصوص وہ اذان جو خطیب کے خطبہ پڑھنے کے وقت دی جاتی ہے کہاں پر دینا چاہیے۔ ہر حالت میں حوالہ و دلیل درکار ہے۔

(۹) اذان ہونے کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے وہ ہاتھ اٹھا کر مانگنا چاہیے یا بغیر ہاتھ اٹھائے۔

(۱۰) امام کو مسجد میں محراب کے اندر یا کھڑے کے اندر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں اگر ہے تو کس دلیل سے۔

(۱۱) نماز جمعہ کیا جہاں چار پانچ یا اس سے کچھ کم زائد مسلمان ہوں جائز ہے اور آیا اس واسطے مصر اور غیر مصر کی شرط ثابت بالکتاب والسنۃ ہے یا نہیں اور مصر کی کیا تعریف ہے۔

(۱۲) لباس میں مسلمانوں کو کیا استعمال کرنا چاہیے یا جو لباس چاہے استعمال کرے خواہ وہ کوٹ پتلون نکٹیوں تہو۔ یا کیا۔

(۱۳) اب کسی خاندان میں مثل قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ کے کسی کا مرید ہونا درست ہے یا نہیں (یعنی سوائے سلسلہ احمدیہ قادیانیہ کے)

(۱۴) اب ہندوستان میں کن کن علماء کو عالم سمجھنا چاہیے اور ان کے فتاوے پر پابند ہونا چاہیے منجملہ ان کے چند کے نام تحریر فرمائیے (یعنی سوائے ان عالموں کے جو سلسلہ احمدیہ قادیانیہ میں داخل ہو گئے ہیں اور دیگر علماء کو ماننا چاہیے یا نہیں خواہ وہ کسی خاندان کے ہوں)

(۱۵) سماع کسی طرح پر جائز ہے یا نہیں۔ اور اس کا مزامیر کے ساتھ سننا کیسا ہے اور مزامیر کے ساتھ سننے والے کے واسطے کیا حکم ہے۔ اور اس کے واسطے حوالہ و دلیل درکار ہے۔

(۱۶) کسی وظیفہ کا مثل حزب البحر۔ حزب الاعظم۔ دلائل الخیرات۔ قصیدہ بردہ۔ دعا سیفی وغیرہ کا پڑھنا کیسا ہے۔

(۱۷) تعویذات جو آیت قرآنی وغیرہ کے ہوں ان کا کچھ اثر ہوتا ہے یا نہیں۔

(۱۸) کسی بزرگ ولی اللہ کے مزار پر چلنا کیسا ہے۔

(۱۹) موزوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں اور بالخصوص بالکل سوتی موزوں پر خواہ مہین ہوں۔ یا موٹے ڈبل۔ اسکے واسطے بھی حوالہ کی ضرورت ہے۔

(۲۰) مثنوی شریف حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ و دیوان حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ یہ کیسی کتابیں ہیں۔

(۲۱) کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک سب اولیاء اللہ کے گردنوں پر رکھا ہوا ہے۔

(۲۲) فاتحہ تیجہ وغیرہ اور مولود شریف یا گیارھویں یا عرس کرنا کیسا ہے۔

(۲۳) کتاب تذکرۃ الاولیا حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی اور اخبار الاخیار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ القوی کی اور احیاء العلوم مستند کتب ہیں یا نہیں۔

(۲۴) مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً و تکریماً کو یثرب کے لقب سے استعمال کرنا کیسا ہے

(۲۵) دلائل الخیرات کے پڑھنے کے واسطے اجازت وغیرہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(۲۶) سوائے مسلمانوں کے اور غیر مذہب کے لوگوں کو سلام کرنا کیسا ہے اور اگر وہ خود سلام کریں تو ان کو کن الفاظ میں جواب دینا چاہیے

(۲۷) ابہام کو بوسہ دینا اُسوقت جب حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اذان یا اور کسی وقت لیا جاوے اور مولود شریف میں قیام کرنا کیسا ہے۔

اُمید ہے کہ ان سب سوالوں کا جواب مفصل و مدلل بحوالہ قرآن و حدیث و کتب فقہ و اقوال فقہا تحریر فرمائیں کہ تسکین ہو۔ فقط بینوا و توجروا۔

الملتمس آوارہ دشت گمنامی عبدہ
شمس الدین احمد سید مقبول حسین
و صی حنفی قادری رزاقی بلگرامی
عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ السامی و غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ بجاہ نبیہ التہامی۔
مقام قادیان ضلع گورداسپور

نورالدین ۵ مارچ ۱۹۰۵ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بجواب گرامی نامہ عرض ہے۔ ان مسائل جزئیہ میں میری اپنی تحقیق یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا جو مجموعہ عمل و درآمد میں ضرور ہے مثلاً موطا۔ بخاری اور زیادہ سے زیادہ صحیح مسلم و ابوداؤد۔ ایک مومن متقی کے لیے جیسی اس کی استعداد ہو سہل الحصول ہے۔ اس سے زیادہ ایک ہوسکتا ہے۔ عملی حصہ میں اس کی ضرورت نہیں۔ ہاں عقائد و اصول کی باتوں پر اور طریقہ سے توجہ کرنی چاہیے جو غالباً بلکہ یقیناً اسی قرآن کریم اور صحیحین بلکہ صحیح بخاری سے حاصل ہو سکتا ہے۔

مکرم بندہ! ان مسائل جزئیہ میں علماء کا اختلاف ہے جن کو آپ نے دریافت فرمایا پس جو امر میرے نزدیک ان مسائل میں محقق ہے اُسکو میں نے بیان کر دیا ہے۔ اور ایسے مسائل میں زیادہ کد و کاوش کی ایک متقی عامل کو ضرورت نہیں۔

ان مسائل میں سے مثلاً رفع یدین ہے رواۃً رفع یدین کرنا قوی ہے۔ اس کے مقابل کے دلائل میرے نزدیک وہ قوت نہیں رکھتے جو رفع یدین کے دلائل بالمقابل شوکت رکھتے ہیں۔ مگر مخالف دلائل ہیں ضرور ان کا انکار نہیں ہوسکتا۔

ہاں الحمد شریف خلف الامام میں جیسے خصوصیت سے پڑھنا ثابت ہے نہ پڑھنا فاتحہ کا خصوصیت سے ثابت نہیں پس پڑھنا بڑی ترجیح رکھتا ہے اور نماز میں ہاتھ سینہ پر کی روایت صحیح ہے اور تحت سینہ کی ضعیف اور بعض مسائل تو ایسے ہیں کہ مخالف پر دلیل ہی نہیں۔ مثلاً اذان عند الخطبہ امام کے سامنے چاہیے۔ جمعہ کی شرائط۔ بیعت خاندانہائے خاصہ (چشتیہ۔ سہروردیہ وغیرہ وغیرہ) اور بعض مسائل پر سوائے فطرۃ سلیمہ کون تمیز کرا دے۔ مثلاً علماؤں میں قابل فتویٰ کون کون ہے۔

بعض مسائل اس قسم کے ہیں کہ جب قوم میں تنزل و ادبار شروع ہوتا ہے اور ہر ایک فرد اپنی اپنی ابتلاؤں میں حیران و پریشان ہوتا ہے تو الغریق یتشبث بکلِ حشیش۔ کبھی بت پرستوں کے مزاروں کو حاجت روائی کا ذریعہ بناتا ہے اور کبھی جزیوں سیفیوں کو کہیں مریدوں کو تعویذ گنڈے بنا دیتا ہے کہ آخر کچھ تو ملے اسی طرح فاتحہ تیجہ روٹی کے ذرائع ہیں اس قوم کے لیے جو تباہ ہو گئی ہے اور سمجھی ہے اور اس ابہر سے وحدت کی بو نکل گئی۔

بوسے بزرگوں کے ہاتھ پر دینے کی ضرورت اُسوقت ایجاد ہوئی جب پیروں میں حقیقی قوت نہ رہی۔؟

جناب من! یاد رکھیں کہ اختلاف کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اختلاف تضاد اور دوسرا اختلاف انواع احادیث صحیحہ میں اور دلائل قویہ میں۔ اختلاف انواع تو ہوتا ہے مگر اختلاف تضاد نہیں ہوا کرتا مثلاً کوئی نہیں دکھا سکتا کہ قرآن کریم میں ایک دفعہ تو حکم ہوا ہو کہ فلاں خاص کام ضرور کرو پھر دوسرے وقت کہا گیا ہو کہ فلاں کام ہرگز نہ کرنا۔ عام طور پر احادیث میں حکم ہو کہ فلاں کام ہر شخص ضرور کرے اور پھر کہا گیا ہو کہ کوئی کبھی یہ کام نہ کرے اور یہ کیا اختلاف ہے کہ عشاء میں حضرت نبی کریمؐ نے وَالشّمس اور والتین پڑھی۔ اور ایک شخص روایت کرتا ہے کہ انا انزلنا اور واللیل پڑھی کیونکہ مسنون بار بار عشاء کی نماز پڑھی اور پھر کبھی کبھی کوئی سورۃ پڑھی اور کبھی کوئی سورۃ۔

جناب من! یہ طریق ہزاروں مسائل کو حل کر دیتا ہے۔ اور بعض مسائل تو خواہ مخواہ لوگوں نے مسائل شرعیہ بنا لیے ہیں حالانکہ وہ ہرگز شرعی مسائل نہیں۔ بلکہ یوں ہی غیر ضروری امور ہیں جنکو شرعاً نفیاً و اثباتاً کوئی تعلق نہیں۔

الجواب

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصّلوۃ رفع یدیہ حتی یکونا بحذو منکبیہ ثم یکبر فاذا اراد ان یرکع رفعھما مثل ذلک و اذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک۔ وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد۔ متفق علیہ (بخاری و مسلم) فما زالت تلک صلوتہ حتی لقی اللہ۔ اخرجہ البیہقی

پس جواز رفع یدین میں کوئی کلام نہیں گو ابن مسعود سے عدم رفع بھی منقول ہے

(۲) الحمد شریف کے پہلے بسم اللہ کے متعلق اور اور سورۃ کے متعلق عرض ہے۔

عن انس بن مالک قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احداً منھم یقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رواہ احمد و مسلم۔

عن عبد اللہ بن مغفل اذا انت قرأت فقل الحمد للہ رب العالمین رواہ الخمسۃ الا ابا داؤد۔ و عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت علی انفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا اعطیناک الکوثر رواہ احمد و مسلم و النسائی فکانوا لا یجھرون رواہ ابن حبان و کانوا یسرون رواہ ابن خزیمۃ و ذکر البیہقی فی الخلافیات انہ اجتمع آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳) عن عبادۃ ابن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب رواہ الجماعۃ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انی اراکم تقرؤن وراء امامکم قال قلنا یارسول اللہ ای واللہ قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لاصلوۃ لمن لم یقرأ بہا رواہ ابوداؤد و الترمذی۔

(۴) عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسریٰ علی صدرہ رواہ ابن خزیمۃ و صححہ۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال ان من السنۃ فی الصلوۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرۃ رواہ احمد و ابوداؤد و فی اسنادہ عبد الرحمٰن بن اسحٰق الکوفی قال ابوداؤد سمعت احمد بن حنبل یضعفہ و فی الکبیری شرح منیۃ المصلی انہ مجمع علی ضعفہ۔

(۵) عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

(محمد جان)

رفع راسه من الرکوع فی الرکعة الاخرة من الفجر اللهم العن فلانا وفلانا بعد ما یقول سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد فانزل الله لیس لك من الامر شیء الی قوله فانهم ظالمون رواه البخاری و عن انس قال کان القنوت فی المغرب والفجر رواه البخاری۔

(۶) عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان و لو یترلا قامة الا قامة رواه الجماعة۔

(۷) خطبہ وعظ جس طرح مخاطب لوگ سمجھیں خطبہ نثر پر بولا جاتا ہے نہ اشعار پر۔

(۸) اذن بلال فی الصبح متفق علیہ ہے۔ وعن ابی سعید اذا کنت فی غنمك او بادیتك فارفع صوتك بالنداء رواه البخاری۔ خطبہ کی اذان اصل اذان ہے جہاں ہمیشہ مؤذن اذان دیتا ہے وہاں جمعہ کی اذان خطبہ سے پہلے کوئی خصوصیت مکانی نہیں رکھتی

(۹) دُعا بعد الاذان میں خصوصیت کے ساتھ ہاتھ اُٹھانا ثابت نہیں اور نہ معمول ہے اسلام میں۔

(۱۰) امام کے لیے ممانعت شرعاً ثابت نہیں کہ فلاں جگہ کھڑا نہ ہو۔

(۱۱) نماز جمعہ کے لیے تعداد مقتدیوں کے متعلق اور مصر وغیرہ کی شرط احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں پس ایجاب شرائط شرع ہے

(۱۲) لباس میں رجال کو تشبہ بالنساء اور نساء کو تشبہ بالرجال جائز نہیں اور رجال میں حریر ممنوع ہے۔ اسی طرح معصفر اور عورتوں کے لیے بہت باریک لباس ممنوع ہے عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم لعن الرجل یلبس لبس المراة والمراة تلبس لبس الرجل رواه احمد۔ عن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا تلبسوا الحریر۔ متفق علیه عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لباس المعصفر رواه مسلم۔ عن اسامة کوت القبطیة امراتی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مرها ان تجعل تحتها غلالة فانی اخاف ان تصف حجم عظامها رواه احمد۔

ہاں ثوب شہرت ممنوع ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لبس ثوب شهرة فی الدنیا البسه الله ثوب ذلة یوم القیمة رواه احمد وابو داؤد۔

(۱۳) افلت شموس الاولین۔

(۱۴) فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وهو اعلم بمن اتقی

(۱۵) من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه ولا بد ان یکون الرجل فعالاً لا قوالاً۔

(۱۶) فی الاستغفار ولا حول۔ والصلوة والسلام علی النبی والحمد والقران والادعیة والحدیث کفایة

(۱۷) ومن التعاویذ فی المعوذتین کفایة

(۱۸) الاتزور ها عام فی جمیع القبور۔

(۱۹) عن جریر انه بال ثم توضأ ومسح علی خفیه ثم قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم بال ثم توضأ ومسح علی خفیه متفق علیه۔ عن المغیرة ابن شعبة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین صححه الترمذی

(۲۰) مثنوی اور دیوان حافظ عمدہ نظم ہے۔ صاحب مثنوی صوفی و فلسفی ہیں۔

(۲۱) سید عبد القادر الجیلی محمد اولیاء میں سے ہیں قدمی علی رقبة کل ولی الله ان کا قول ہو اور اپنے زمانہ کے اولیاء پر ان کو فضیلت ہو

(۲۲) من حسن الاسلام المرء ترکه ما لا یعنیه۔ واتباع محمد صلی الله علیه وسلم هو الدین۔

(۲۳) تاریخی کتابیں میں نے آجتک ایسی نہیں دیکھیں کہ ان میں قوی و ضعیف صحیح و غلط سب کچھ ہی نہ ہو۔

(۲۴) مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا شرعاً جائز نہیں

(۲۵) دلائل الخیرات سے بہتر وہ صلوٰۃ و سلام ہے جو نماز میں ہے اور اجازت الٰہی صلوٰۃ و سلام کے لیے ہو چکی ہے دلائل الخیرات اجازت کی محتاج نہیں اور نہ یہ اجازت کوئی چیز ہے

(۲۶) مسلمانوں اور حضرت ابو الملة ابراہیم علیہ السلام نے کفار کو ابتدا ءً سلام فرمایا ہے سلام علیکم لا نبتغی الجاہلین اور فرمایا ہے سلام علیك سأستغفر لك ربی

(۲۷) بوسہ ابہام اور مولود میں قیام احادیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہیں فقط

نور الدین

المجیب اجاب عندی بالصواب فقد اجاد واصاب

برہان الدین عفی اللہ عنہ جہلمی

مقام قادیان

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

یادگار کرامت

آریہ سماج کی تاریخ میں پنڈت لیکھرام مقتول کی یادگار قایم رکھنے کیلئے ۶ مارچ کے دن ہر سال ہر مقام پر جہاں آریہ سماج ہے کم از کم ایک مختصر سا جلسہ کیا جاتا ہے اور مستقل طور پر آریہ مسافر میگزین کے ذریعہ اسکی یادگار کو قایم کیا گیا ہے۔ آریہ سماج اپنے مذاق پر اس یادگار کے ذریعہ آریہ سماج کے نوجوانوں کے دل میں جس قسم کے لٹریچر کا مذاق پیدا کرنا چاہتی ہے مجھے ضرورت نہیں کہ اس پر کچھ لکھوں۔ البتہ مجھے اپنے نقطۂ خیال سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ یہ یادگار دراصل خدا تعالیٰ نے اس عظیم الشان پیشگوئی کی قایم فرمائی ہے جو فروری ۹۳ء میں خدا تعالیٰ کے مامور و موعود نے بڑے پر زور الفاظ میں کی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

اب یہ کرامت آریہ سماج نے بجائے خود مستقل یادگار کے طور پر تازہ کر رکھی ہے یہ خدائی کرشمہ ہے جسے ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

ماسٹر آتمارام صاحب ایڈیٹر شکاری کا آریہ سماج کو بہت ہی مشکور ہونا چاہیے جنہوں نے سالہا سال کی دیدہ ریزی اور غور و فکر کے بعد یہ لطیف نکتہ پیدا کیا ہے کہ قرآن شریف میں الٓمّٓ کے اندر وید کا لفظ اوم پوشیدہ ہے۔ آریہ مقتولہ تاریخ دنیا میں عرب اور آدم کے الفاظ کو سنسکرت بنانے کی بڑی کوشش کی تھی مگر جو نکتہ ماسٹر آتمارام صاحب کو سوجھا ہے وہ پنڈت دیانند صاحب کے دماغ میں بھی ہرگز نہیں سمایا۔ ماسٹر آتمارام صاحب کو چند روز ہوئے یہی اوم بائبل میں نظر آیا تھا۔ اور اب قرآن شریف میں۔ تعجب خیز یہ امر ہے کہ ماسٹر صاحب الٓمّٓ سے اوم محض اس لئے مراد لیتے ہیں کہ مختلف مفسروں نے اس کے مختلف معنے کیے ہیں۔ مگر یہ نہ بتایا کہ لفظ اوم کے معانی سے الٓمّٓ کے معانی میں مطابقت کیونکر ہے؟ اور علم اللسان کے کس قاعدہ کے ماتحت سنسکرت کا واؤ ل سے بدل جاتا ہے کم از کم اسکی توجیہ شایستہ ہونی چاہیے تھی۔ اور پھر ان سب مفسرین کا نام لیکر ماسٹر صاحب کو لعنت بھیجنی چاہیے جنہوں نے الٓمّٓ پر اعتراض کیا ہے۔ اگر یہی طریق ویدک سچائی کا ہے تو مجھے امید ہے کہ ماسٹر صاحب سعدی کی **بوستان** اور شیرین کی مثنوی کے ہر ایک مصرعہ سے ادم نکالکر دکھائیں گے۔

پرکاش اب کیا کہیگا؟

جدید معاصر پرکاش نے اہلحدیث کے اعتراض متعلقہ کرشن منتھی پر انتظار کرنا چاہا تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کیا جواب دیا جاتا ہے اب جبکہ الحکم کی گذشتہ اشاعتوں میں حضرت کرشن علیہ السلام کے متعلق تحریری ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ ہم ہمیشہ سے آپ کو واجب التعظیم بزرگ سمجھتے رہے ہیں تو اسے کم از کم اپنی غلطی کی اصلاح کر لینی چاہیے

پراٹسٹنٹ مذہب نے پرانی مسیحیت کے اس عقیدے پر بڑے بڑے اعتراض کیے کہ کسی زمین کے ساتھ خدا کو کوئی خاص تعلق ہوتا ہے، صلیبی تاریخ کے ہر انگریز مورخ نے اپنی تاریخ اسی اعتراض سے شروع کی ہے۔ مذہب نے تو یہ مساوات قایم کی ہے۔ مگر یورپ کی قومی شرافت اب اخلاق و مذہب کی ان تمام بندشوں کو توڑ تاڑ کے ساری دنیا کے اخلاق کو پامال کر کے مٹائے دیتی ہے۔ اور وہی قوم جو عقیدہ رکھتی ہے کہ خدا کو ہر زمین سے یکساں تعلق ہے۔ اس مشرق کو تاریک بتا رہی ہے جسکی یہی حالت یہ ہے کہ اگر آفتاب نکلا ہے تو یہیں سے نکلا ہے۔

[illegible]

اعلےٰ درجہ کا مقوی اور مصفی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر

طلسمی ادویہ کی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چار دن شیشی کی دوا میں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام جلدی امراض و خونی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوا کا ستاد جوہر فی شیشی ۸ خوراک چار شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد و عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہی شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرایتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چار جوہر ہیں جنکے استعمال کنندہ کو ہیضہ، طاعون، کھانسی، بخار، دق، پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتے ہیں۔ آتشک، سوزاک، گٹھیا، خارشت، داد، آنکوت، پھوڑا پھنسی، سفید داغ، جذام، کوڑھ، ناسور، گنٹھ مالا، بواسیر وغیرہ سے [illegible] قیمت فی بکس ۸ آنہ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۴ ایک روپیہ چار آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

[illegible]

دفتر کا پتہ: ہمارا پتہ یہ ہے شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم سید محل مال شیخ گنج شہر بنارس۔ نوٹ

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے۔ بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہوگئی بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے اور عطر تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے طیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کام انجام دیتا ہے شائقین بطور نمونہ فہرست طلب کریں۔

راقم محمد عبد الصمد سعد الصمد تاجران عطر قنوج

سچائی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ کار آمد مفت بھیجا جاوے اسکے علاوہ ہماری گولیاں جو اعلیٰ درجہ کی مقوی دل و دماغ و معدہ و باہ اور مصفی خون ہیں اور جوان اور بوڑھوں کیلئے مفید اور یکسان کی ہے اعضا ئیون کیواسطے اکسیر ہیں قیمت جوب کا بکس عا (محل مراد) یہ ایک نہایت نفیس عمدہ قسم کی مٹھائی ہے جو کہ مشک و عنبر و مقویات اعلیٰ و میوہ جات سے مخلوط کر کے تیار کیگئی جو حلق سے اترتے ہی اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے اور رفت و جریان و رقت احتلام وغیرہ کو دور کر کے چست و چالاک بنا دیتی ہے اور مقوی دل و دماغ و معدہ و جگر ہے ان اعضاؤں کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہے واسطے آزمائش بکس خورد بارہ خوراک ۱ اکبر اوسط ۲۰ خوراک عہ بکس کلان جو ایک آدمی کو کافی ہے عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ایک نظر ادہر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی۔ ناگر تیل۔ یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالوں کو سفید ہونے سے روکنے میں بمنزلہ اکسیر ہے دردسر وغیرہ کیلئے مفید ہے قیمت فی شیشی ۸ علاوہ محصولڈاک

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔